Volume VII
No. 13

SP-VII-13-76(E)
250

THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 25th August, 1976

CONTENTS

	PAGE
Leave of Absence	79
The Defence of Pakistan (Third Amendment) Bill, 1976—*Resumed*	79
Point of Order *Re* : Comments on the charges of subjudice cases may prejudice their merits—*Upheld*	85
The Defence of Pakistan (Third Amendment) Bill, 1976—*Passed*	87

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, KARACHI
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI : 1977

Price : Paisa 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, the 25th August 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock in the morning, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman : Gentlemen, there is a leave application by telegram from Senator Siddiqui. It reads :

"Serious flood situation. Grant leave for the session."

Should the leave be granted ?

(*The leave was granted*)

Mr. Chairman : Leave is granted.

Now, we take up legislative business.

THE DEFENCE OF PAKISTAN (THIRD AMENDMENT) BILL, 1976

Mr. Chairman : At the concluding stage of the discussion yesterday, I was not in the Chair, but I think, the discussion will be resumed today ?

Malik Mohammad Akhtar (Minister for Law and Parliamentary Affairs) : Yes, Sir. It is to be continued in the first reading. Mr. Shahzad Gul and and Mr. Masud Ahmad Khan have to speak.

Mr. Chairman : Was the first reading not over ?

Malik Mohammad Akhtar : No, Sir.

Mr. Chairman: I would like to know the name of gentlemen who would like to speak.

(*Pause*)

Mr. Chairman: Mr. Shahzad Gul, Mr. Masud Ahmad Khan. That at all. Two persons. All right. Yes, Mr. Shahzad Gul.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! آپکی اجازت سے اس بل کی مخالفت میں چند گزارشات پیش کرنا چاھتا ھوں - میرے دوستوں نے کافی کچھ کہا ھے لیکن جو پوائنٹس رہ گئے ھیں انکے متعلق اپنی گزارشات پیش کرنا چاھتا ھوں - جناب والا ! سب سے پہلی بات جو میں ایوان کے سامنے لانا چاھتا ھوں وہ یہ ھے کہ موجودہ آرڈیننس کی کلاز ۳ کے تحت اوریجنل آرڈیننس کی دفعہ ۱۳ کو رپیل کیا گیا ھے اور اسمیں اپیل کا حق دیا گیا ھے - جناب والا ! موجودہ دفعہ ۱۳ کو پڑھیں تو اسکی سب کلاز نمبر (۱) میں یہ درج ھے :

"Clause 13, sub-clause (1): A person sentenced by a Special Tribunal after the 14th day of August, 1974 shall have a right of appeal to the High Court within a period of 30 days from the commencement of the Defence of Pakistan (Second Amendment) Ordinance, 1976."

جناب والا ! یہ مذکورہ سیکنڈ امنڈمنٹ آرڈیننس ایوان کے سامنے نہیں آیا اور یہ ۱۹ مئی ۱۹۷۶ء کو جاری ھوا تھا - اس نے نہ تو ایکٹ کی شکل اختیار کی ھے اور نہ وہ آرڈیننس کی شکل میں موجود ھے - اسلئے اگر ایسا تصور کیا جائے کہ آرڈیننس نافذ ھوا ہی نہیں توبجا ھوگا -

Mr. Chairman: What are you objecting to?

جناب شہزاد گل : چونکہ یہ سیکنڈ امنڈمنٹ آرڈیننس جو ھوا تھا وہ بذات خود ایکٹ کی شکل میں نہ تو نیشنل اسمبلی کے سامنے آیا نہ ہی سینیٹ کے سامنے آیا -

Mr. Chairman: Second Defence of Pakistan Ordinance?

Mr. Shahzad Gul: Yes, Sir.

جناب چیئرمین : سیکنڈ نہیں ھوا ھے ؟

جناب شہزاد گل : موجودہ بل میں سیکنڈ امنڈمنٹ آرڈیننس کو ریپیل کرنے کیلئے کہا گیا ھے -

It says:

"The Defence of Pakistan (Second Amendment) Ordinance, 1976 and the Defence of Pakistan (Third Amendment) Ordinance, 1976 are hereby repealed."

سیکنڈ امنڈمنٹ آرڈیننس کو موجودہ بل کے ذریعہ ریپیل کر رہے ہیں حالانکہ یہ ایکٹ اور بل کی صورت میں نہیں آیا ہے اور موجودہ کلاز ۱۳ میں رائٹ آف اپیل سیکنڈ امنڈمنٹ آرڈیننس کے commencement کی تاریخ سے دیا گیا ہے اور جب اس آرڈیننس کا وجود ہی نہیں ہے تو لیمیٹیشن فار اپیل کی معیاد ۳۰ دن کس تاریخ سے شروع ہوگی - ایک طرف تو اپیل کا حق دیا گیا ہے ....

Malik Mohammad Akhtar: I will explain that, Sir, in my winding up speech. That is not a legal objection. That is an objection raised during a speech. I will reply to it.

جناب شہزاد گل : ٹھیک ہے - ہمیں خوشی ہوگی آپ اس گتھی کو سلجھا دیں کہ ایک طرف تو آپ پہلے اسکا حق دیتے ہیں اور اس کیلئے تیس دن کی معیاد مقرر کرتے ہیں -

Malik Mohammad Akhtar: On a point of order, Sir. I have got great respect rather love for my honourable brother, but these very words he has repeated for the fifth time. I am noting it. He cannot repeat his own arguments in the same breath. He can say and pass on. Repetition of arguments will not help us, but will waste our time.

جناب شہزاد گل : میں مزید وضاحت کر رہا تھا میں یہ کہہ رہا تھا کہ پہلے تو ایک طرف اسکا حق دیا گیا ہے اور دوسری طرف سے واپس لے لیا گیا ہے -

ملک محمد اختر : میں جواب دے دونگا -

جناب شہزاد گل : جناب والا ! ۳۸(اے) میں ایک نئی کلاز شامل کی گئی ہے جس میں بار آف جیورسڈکشن ہے - اگر ہم اوریجنل آرڈیننس کو دیکھیں تو اس میں سیکشن ۱۴ موجود ہے اور اس میں بار آف جیورسڈکشن ہے - اسکی موجودگی میں ایک ابہام سا پیدا ہو جاتا ہے - میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی - اوریجنل آرڈیننس ۱۹۷۱ء میں بھی یہ موجود ہے کہ :

"Except as may be Provided in this Ordinance or in any rule made thereunder or in any order made under any such rule by the Central Government or the Provincial Government or by an officer not below the rank of Collector empowered under sub-section (4) or sub-section (5) of section 3 to make such order, the ordinary criminal and civil Courts shall continue to exercise jurisdiction".

ایک طرف تو سیکشن ۱۴ موجود ہے اور اسکو حذف نہیں کیا جا رہا ہے وہ اسی اوریجنل آرڈیننس میں موجود رہے گا اور دوسری طرف ۱۳ (اے) میں ایک نیا سیکشن شامل کیا جا رہا ہے جس سے تمام عدالتوں کے اختیارات لئے جا رہے ہیں، عدالتوں کی جیورسڈکشن کو ختم

کیا جا رہا ہے - ایک طرف سیکشن ۱۴ ہے اور دوسری طرف ۱۳ (اے) ہے - اس صورت میں ۱۳ (اے) کی ضرورت بالکل نہیں رہتی - اگر سیکشن ۱۴ کو اڑا دیا جائے تو لوگوں کے ذہنوں میں سے ابہام نکل جائے گا -

Mr. Chairman: You have to reply to these legal objections.

Malik Mohammad Akhtar: Yes, Sir, I will reply.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! مجھے خود شرم محسوس ہوتی ہے کہ ہم بار بار کھڑے ہو کر یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ موجودہ قانون، موجودہ بل پہلے قانون سے زیادہ کالا ہے - یہ بات ہم دہراتے رہتے ہیں - شاید وہ محسوس نہ کرتے ہوں لیکن مجھے شرم آتی ہے کہ میں بار بار یہ الفاظ دہراؤں لیکن جناب والا ! یہ حقیقت ہے کہ موجودہ بل ان کالے قوانین کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جنکی منظوری یہ ایوان دے چکا ہے - خصوصاً اس حکمران پارٹی کے لئے جس کا دعوی ہے کہ یہ عوامی حکومت ہے اور طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں اور پھر عوام کے خلاف ایسے قوانین بنائے جا رہے ہیں جن سے عوام کا گلا گھونٹا جا سکتا ہو تو یہ عوام کے ساتھ انصاف نہیں ہے -

جناب والا ! ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کے متعلق بہت کچھ کہا جا چکا ہے کہ ایمرجنسی کی ضرورت ہے یا نہیں ہے - میرے خیال میں ملک میں ایمرجنسی کی ضرورت نہیں ہے - کتنے شرم کی بات ہے موجودہ حکومت نے ایمرجنسی کا سہارا لیا ہوا ہے - جناب والا ! یحیی خان نے ۲۳ مارچ ۱۹۷۱ء میں ایمرجنسی ملک میں نافذ کی تھی اور اس کے بعد سے اب تک حکمران پارٹی اس ایمرجنسی کو قیام و دوام بخش رہی ہے - جناب والا ! ہر ایک نے عدالتوں نے یحیی خان کو مارشل لاء ڈکٹیٹر قرار دیا ہے - اس کی نافذ کردہ ایمرجنسی کا سہارا لے کر حکومت کرنا میری سمجھ میں نہیں آتا - تمام ملک میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے اور لاوڈ اسپیکر کے استعمال پر بھی پابندی ہے اور اب تو اوقاف ایکٹ کے ذریعے مسجدوں میں عوام پر بھی سیاسی تقریر کرنے کی پابندی لگا دی گئی ہے - پہلے تو یہ تھا کہ ویسٹ پاکستان مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس کے تحت یعنی ۱۶ ایم پی او کے تحت اگر کوئی قابل اعتراض تقریر کرتا تھا تو اسکے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی تھی اور اس پر عدالتوں میں مقدمہ چلتا تھا - اسکو سزا ہو جاتی تھی یا وہ رہا ہو جاتا تھا لیکن اب اگر کوئی شخص زبان کھولے اور ذرا سی بھی تعمیری تنقید کرے تو بھی اس کے خلاف ۴۹ ڈی پی آر کے تحت مقدمہ قائم ہوتا ہے اور ہم روزآنہ اخبارات میں پڑھتے ہیں اور ایسے بھی مقدمے حنیف رامے اور چوھدری ظہور الہی کے خلاف قائم ہیں -

Malik Mohammad Akhtar: Sir, the rules are very clear, and I raised this objection even yesterday, and the honourable Leader of the Opposition did agree that the matters which are sub judice shall not be discussed. He is discussing the cases as if the cases were not on sound grounds.

جناب چیئرمین : شہزاد گل صاحب ! آپ نے ابتداء میں فرمایا تھا کہ میں وہ باتیں نہیں کہوں گا جو کل کہی گئی ہیں، میں ان کو ریپیٹ نہیں کروں گا - ریپیٹ کا لفظ آپ نے استعمال کیا تھا، میں صرف وہ نکات اٹھاؤں گا جو کسی نے نہیں اٹھائے ہیں - اب تو آپ اپنے وعدے کے خلاف جا رہے ہیں - نمبر ایک تو یہ ہے - نمبر دو یہ ہے کہ یہ تمام مقدمے چلائے جا رہے ہیں، فلاں پر مقدمہ ہے، فلاں کو گرفتار کیا گیا ہے - ان پر کل کافی روشنی ڈالی گئی ہے - سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا یہ کہنا کہ رامے کو گرفتار کیا گیا ہے، چوہدری ظہور الہی کو گرفتار کیا گیا ہے، اس سے آپ کا مطلب ہے کہ ناجائز گرفتاری ہے - اگر آپ اسے ناجائز نہ سمجھتے تو ان کا ذکر نہ کرتے آپ بھی سمجھتے ہیں اور میں بھی سمجھتا ہوں - اب جن کے پاس ان کے مقدمات ہیں ان کا فیصلہ وہی کریں گے وہ ان کو سزا دیتے ہیں یا رہا کر دیتے ہیں، یہ تو ان کی مرضی ہے - پہلے سے جو گرفتار ہو چکے ہیں آپ ان پر کیسے تبصرہ کر سکتے ہیں ؟ آپ تو ماشاء اللہ وکیل ہیں - آپ کو پتہ ہے کہ جب ایک آدمی گرفتار ہو جائے تو جب تک اس کے مقدمے کا فیصلہ نہ ہو جائے، اس وقت تک آپ بالواسطہ یا بلاواسطہ اعتراض نہیں کر سکتے - آپ نے بلاواسطہ ان کی گرفتاری پر اعتراض کیا ہے - آپکا مطلب یہ ہے کہ انکو بیگناہ گرفتار کیا گیا ہے - یہ عام قاعدہ ہے اور رول میں بھی صاف لکھا ہوا ہے کہ اگر ایک دفعہ گرفتاری عمل میں آ جائے تو اس پر بالواسطہ یا بلا واسطہ کسی قسم کا تبصرہ نہیں کیا جائے گا - آپ نے بلاواسطہ تو نہیں کہا لیکن بالواسطہ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام گرفتاریاں غیر آئینی ہیں یہ ناجائز ہیں - جب تک ان کا فیصلہ نہ ہو جائے آپ ان پر تبصرہ نہیں کر سکتے -

جناب شہزاد گل : میں گذارش کر رہا ہوں کہ ۰۰۰-

جناب چیئرمین : جب تک میں ختم نہ کر لوں آپ گذارش نہیں کر سکتے -

جناب چیئرمین : اور آپ وہ دھرا رہے ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ آپ ان گرفتاریوں پر کیسے تبصرہ کر سکتے ہیں ؟ کل ان پر جو کچھ بھی ہوا ہے وہ ہوا ہے - انکا ذکر ہو چکا ہے - تو اس لئے اب آپ مہربانی کریں اور گرفتاریوں پر تبصرہ نہ کریں کہ فلاں، فلاں گرفتار ہوا ہے - ان پر میرے خیال میں تبصرہ نہیں کرنا چاہیئے -

جناب شہزاد گل : جناب والا ! میں کسی کا نام نہیں لیتا -

جناب چیئرمین : آپ نام نہ بھی لیں تو بھی وہی بات آ جاتی ہے -

جناب شہزاد گل : جناب والا ! میری مراد قطعاً یہ نہیں تھی کہ ان گرفتاریوں کو زیر بحث لایا جائے - میری مراد دوسری تھی - جناب والا ! آپکی اجازت سے میں عرض کرونگا کہ میری منشاء یہ ہے کہ جو بھی سیاسی لیڈر یا سیاسی کارکن پہلے سیاسی تقریریں

[Mr. Shahzad Gul]

کرتے تھے اور انکے خلاف قابل اعتراض تقاریر کی بناء پر مقدمہ قائم ہوتا تھا تو وہ مغربی پاکستان مینٹننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس کے تحت مقدمہ ہوتا تھا - سیاسی تقاریر کے لئے سیاسی قوانین موجود تھے لیکن موجودہ وقت میں جب کسی سیاسی لیڈر یا کارکن سیاسی تقاریر کرتے ہیں اور اگر وہ حکومت کی نظر میں قابل اعتراض ہوں تو انکے خلاف بجائے سیاسی قوانین کے ڈیفینس آف پاکستان رولز کے تحت مقدمہ قائم کیا جاتا ہے اور اس لئے قائم کیا جاتا ہے کہ اس میں ملزم کی remedies جو ہیں وہ محدود ہیں - عام قانون کے تحت مقدمہ مجسٹریٹ کی عدالت میں چلے گا، سیشن جج کو اپیل ہو گی، ہائیکورٹ کو اپیل ہوگی اور سپریم کورٹ تک یہ جا سکتا ہے -

جناب چیئرمین : یہ سب باتیں مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے کہی تھیں -

جناب شہزاد گل : یہ بات مولانا صاحب نے نہیں کہی تھی -

جناب چیئرمین : الفاظ آپکے نہیں تھے، لیکن بات یہی تھی -

جناب شہزاد گل : جناب ! differentiate نہیں ہوا تھا - اس وجہ سے میں نے کہا کہ اب حکومت ڈیفینس آف پاکستان رولز کی آڑ لے رہی ہے کہ وہ آزادی، جو کہ عام قانون کے تحت کچھ نہ کچھ تھی، وہ بھی سلب کر لی جائے -

جناب والا ! عام طور پر ڈیفینس رولز جہاں بھی ہوں، کل ملک صاحب یہ مثال دے رہے تھے کہ ہندوستان میں بھی ڈیفینس آف انڈیا رولز ہیں - ڈیفینس رولز ہر ملک میں ہوتے ہیں اور یہ ضروری ہیں کسی ملک کی سالمیت کیلئے کسی ملک کے ڈیفینس کے لئے، کوئی بھی پارٹی یا کوئی بھی شہری اسکی مخالفت نہیں کر سکتا - ہم تو کہتے ہیں کہ ڈیفینس آف پاکستان رولز، پاکستان کی سلامتی کے لئے یا پاکستان کے تحفظ کے لئے ضروری ہیں لیکن انکے استعمال کو دیکھنا چاہیئے - ہر ایک ملک میں اب یہاں پر جواب میں یہ کہیں گے کہ چونکہ ابھی تک ہندوستان میں ایمرجنسی ہے، اس لئے لازمی ہے کہ یہاں پر رہے، تو ہم اخباروں میں پڑھتے ہیں اور ہم نے بی بی سی کے تبصرے بھی سنے ہیں، سب نے سنے ہیں یہ ایمرجنسی پر پچھلے سال جب ہندوستان نے دوبارہ عمل درآمد شروع کیا تو تمام ملک میں کافی تعداد میں اسمگلروں کو گرفتار کیا گیا، چور بازاری ختم کرنے کے لئے ڈیفینس آف انڈیا رولز کو استعمال کیا گیا، بلیک مارکیٹرز کے خلاف کارروائی کی گئی، لیکن ہم یہاں پر دیکھتے ہیں کہ روزانہ کسی چور کے خلاف، کسی اسمگلر کے خلاف، کسی بلیک مارکیٹرز کے خلاف ڈیفینس آف پاکستان رول استعمال نہیں ہوتا اور اگر استعمال ہوتا ہے تو وہ کسی سیاسی لیڈر اور سیاسی کارکن کے خلاف استعمال ہوتا ہے - گذشتہ دنوں یہاں بڑی تعداد

میں سیاسی لیڈر اور کارکن گرفتار ھوئے - انکے خلاف اس قسم کا کوئی الزام نہیں ھے کہ انہوں نے کوئی چوری کی ھے یا اسمگلنگ کی ھے یا بلیک مارکیٹنگ کی ھے یا چور بازاری کی ھے -

POINT OF ORDER RE: COMMENTS ON THE CHAGRES OF SUB JUDICE CASES MAY PREJUDICE THEIR MERITS

جناب مسعود احمد خان : نکتہ اعتراض جناب چیئرمین !

Again the merits of cases are being discussed.

کہ انہوں نے چوری نہیں کی، انہیوں نے یہ نہیں کیا، انہوں نے وہ نہیں کیا، پھر بھی وہ عدالت کے سامنے پیش ھیں -

جناب چیئرمین : مولانا صاحب آپکی بات کو نہیں مان رھے ھیں، آپ بار بار انہیں حوالہ دے رھے ھیں لیکن وہ ماننے والے نہیں ھیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں نے کچھ نہیں کہا -

جناب چیئرمین : یہ نہ کہیئے کہ میں نے کچھ نہیں کہا - ہاں تو شہزاد گل ! انکا نکتہ اعتراض تو ٹھیک ھے کہ جو لوگ گرفتار ھوئے ھیں انکے متعلق آپ کیسے کہہ سکتے ھیں کہ انہوں نے چوری نہیں کی ؟

جناب شہزاد گل : جناب والا ! میں نے کسی کا نام نہیں لیا کہ فلاں اس الزام میں گرفتار ھوا ھے - میں کہتا ھوں کہ عام طور پر جو ڈیفینس رولز ھوتے ھیں یا آرڈیننس ھوتے ھیں وہ کسی ملک میں بھی ھوں وہ ملک کی سلامتی کے لئے ھوتے ھیں -

جناب چیئرمین : آپ نے کہا ھے کہ جن کو گرفتار کیا ھے انہوں نے چوری نہیں کی یا انہوں نے ھورڈنگ نہیں کی یا انہوں نے اسمگلنگ نہیں کی تو مسعود احمد خان صاحب نے نکتہ اعتراض اٹھایا ھے کہ آپ کیسے کہہ سکتے ھیں کہ انہوں نے چوری نہیں کی، ھورڈنگ نہیں کی، اور اسمگلنگ نہیں کی، آپ کیسے اینٹسیپیٹ کر سکتے ھیں ؟ یہ تو عدالت کا کام ھے کہ وہ فیصلہ کرے -

جناب شہزاد گل : جناب والا ! عام طور پر جو اخباروں میں آتا ھے وہ یہ ھے کہ فلاں نے یہ تقریر کی ھے اور وہ گرفتار ھوا ھے - چارجز میں جو سناتے ھیں تو یہی ھوتا ھے -

جناب چیئرمین : آپ اخباروں پر کیوں کیچڑ اچھال رہے ہیں - اخبار جو لکھتے ہیں وہ بطور اطلاع لکھتے ہیں کہ فلاں گرفتار ہوا، تو یہ تو کوئی جرم نہیں کہ اخبار نے یہ لکھا ہے کہ فلاں گرفتار ہوا ہے، کہ آج ملک اختر گرفتار ہوا - یہ اطلاع ہے لیکن اب اس پر تبصرہ کریں کہ ملک اختر جو ہے وہ گناہگار ہے یا بے گناہ ہے یہ منع ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ملک اختر بھاگا ہوا ہے -

جناب چیئرمین : میں نے مثال دی ہے کہ اخبار والے لکھتے ہیں کہ فلاں گرفتار ہوا تو اخبار والوں کا کام یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اطلاع دیں - وہ ایک انفارمیشن میڈیا ہے لیکن آپ تو ہمیں کوئی اطلاع نہیں دے رہے ہیں، کوئی نئی بات آپ نہیں کہہ رہے ہیں کہ کون گرفتار ہوا ہے - یہ تو سب کو پتہ ہے، آپ کو بھی پتہ ہے، ہمیں بھی پتہ ہے، سب کو پتہ ہے لیکن آپ تو یہ تبصرہ کر رہے ہیں کہ گرفتاریاں ٹھیک نہیں ہوئی ہیں - اخبار یہ کبھی نہیں لکھتا -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! اخبار والے چارجز تو دیتے ہیں -

جناب چیئرمین : مولانا صاحب ! آپ چھوڑیئے - میں آپکی منطق کا قائل ہوں لیکن کبھی کبھی آپ مجھے معاف فرمائیے، کبھی کبھی آپ اسکا غلط استعمال بھی کر لیتے ہیں - اخبار والے انفارمیشن دیتے ہیں، چارجز بھی دیتے ہیں لیکن اس پر تبصرہ نہیں کرتے اب یہ تو تبصرہ کر رہے ہیں -

جناب شہزاد گل : میں تبصرہ تو نہیں کر رہا میں نے تو وہ کہا ہے جو اخباروں نے لکھا ہے - وہ اکثر لکھتے ہیں کہ فلاں کی تقریر قابل اعتراض تھی اور وہ گرفتار ہوئے -

جناب چیئرمین : مسعود احمد خان کا نکتہ اعتراض ٹھیک ہے کہ نہ انہوں نے چوری کی ہے، نہ انہوں نے اسمگلنگ کی ہے اور نہ بلیک مارکیٹنگ کی ہے، انہوں نے کچھ نہیں کیا ان کو گرفتار کیا ہے تو اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ان کی گرفتاری ناجائز ہے - تو یہ تبصرہ ہے - چھوڑیئے یہ تو آپ بھی جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں، مولانا صاحب ہنس رہے ہیں اور سر ہلا رہے ہیں کہ آپکی بات درست ہے -

The point of order raised by Mr. Masud Ahmad Khan is upheld, and I would request the hon'ble Member, Senator Shahzad Gul not to comment on the charges for which some of the political leaders have been arrested, because that will prejudice the merits of the case. You cannot offer comments at this stage.

THE DEFENCE OF PAKISTAN (THIRD AMENDMENT) BILL, 1976

جناب شہزاد گل : جناب والا ! میرے خیال میں اس بل کی ضرورت نہیں ہے - پہلے ہی سے اتنے امتناعی قوانین موجود ہیں، سیکورٹی آف پاکستان ایکٹ ہے، سیفٹی ایکٹ ہے، مغربی پاکستان مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس موجود ہے - اینٹی نیشنل ایکٹیویٹیز ایکٹ سپریشن آف ٹیررسٹ ایکٹیویٹیز ایکٹ موجود ہے کریمنل لاز اسپیشل پراویژن ایکٹ موجود ہے - کتنے قوانین ہیں ! جناب والا ! اگر حکومت کسی کے خلاف اقدام کرنا چاہے تو وہ بچ نہیں سکتا - اگر کسی کے خلاف حکومت کسی نہ کسی طریقے سے کیس بنانا چاہے تو وہ بچ نہیں سکتا - تو موجودہ ڈیفینس آف پاکستان آرڈیننس کا جو ترمیمی بل ہے جناب والا ! حقیقت میں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے - اسکو واپس لینا چاہیئے - اس آرڈیننس کو ویسے ہی رہنے دیا جائے جس طرح پہلے تھا اور جو پہلے ہی سے امتناعی قوانین موجود ہیں اور انکے تحت کارروائیاں ہوتی رہی ہیں اور ہو رہی ہیں تو ٹھیک ہے - موجودہ صورت میں - عرض یہ ہے کہ زیر غور ترمیمی بل سے میرے خیال میں عدالتوں کے اختیارات کو محدود کیا جا رہا ہے اور جب بھی کسی سیاسی مقدمہ میں فیصلہ ہوتا ہے تو اس فیصلہ کے بعد اس ایکٹ یا قانون میں اس فیصلے کے اثر کو زائل کرنے کے لئے پھر ترمیم آ جاتی ہے - لیکن پھر بات ہم پر آئے گی - ہم خوش ہیں کہ اس وقت بھی ملک کی عدالتوں میں ایسے دل جگر کے انسان موجود ہیں جو ان حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے بھی صحیح فیصلے کرتے ہیں اور پاکستان کے شہریوں کے بنیادی حقوق کی بحالی اور شہری آزادیوں پر ان پابندیوں کے باوجود بھی وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال کر فیصلے صادر کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں - ہم خوش ہیں - اللہ تعالی انکو اور توفیق دے کہ ان پابندیوں کے باوجود بھی وہ شہری آزادیوں اور بنیادی حقوق کا خیال رکھیں - جناب والا ! ان گزارشات کے ساتھ میں معزرت چاہتا ہوں -

جناب چیئرمین : شکریہ -

جناب مسعود احمد خان : جناب چیئرمین ! کل کچھ ٹیکنیکل پوائنٹس خواجہ صاحب نے ایوان میں پیش کئے تھے، جن میں انہوں نے کہا تھا کہ آئین کے تحت ایسی عدالتیں جو بنیادی حقوق کے منافی ہوں، نہیں بنائی جا سکتیں -

جناب چیئرمین : پھر دہرائیے، کیا کہا ہے آپ نے ؟ انہوں نے کیا کوئی فنی اعتراض اٹھایا تھا -

جناب مسعود احمد خان : انہوں نے آرٹیکل ۸(۱۲) کا حوالہ دیکر یہ کہا تھا کہ جب اسپیشل ٹریبیونل اس قسم کے ہیں -......

Mr. Chairman : Was no ruling given by the Presiding Officer at that time in my absence ?

Malik Mohammad Akhtar : Two objections were taken, and they were relevant to a certain extent.

جناب مسعود احمد خان : جناب والا ! میں اس پر پہلے روشنی ڈالوں گا کہ خواجہ صاحب نے ...

Malik Mohammad Akhtar : They are to be answered. Let us see.

Mr. Chairman : Yes, proceed.

جناب مسعود احمد خان : جناب والا ! میں کوشش کروں گا کہ ان کی اس دلیل کا جواب دے سکوں - آرٹیکل ۸ جو ہے آئین کا اس کی کلاز ۳ میں درج ہے کہ :

> " The provisions of this Article shall not apply to any of the laws specified in the First Schedule as in force immediately before the commencing day.".

Mr. Chairman : Let me see.

جناب مسعود احمد خان : آرٹیکل ۸، کلاز ۳، اس میں جناب چوتھی ترمیم کے تحت انکارپوریٹ کی گئی ہے - کلاز "بی"، کلاز "۳" کی سب کلاز "بی" -

جناب چیئرمین : "بی" تو میرے خیال میں ڈیلیٹ کی گئی ہے -

جناب مسعود احمد خان : انکارپوریٹ ہوئی ہے :

substituted by Act 21 of 1975.

جناب چیئرمین : پرانا جو ہے وہ ڈیلیٹ ہوا ہے -

جناب مسعود احمد خان : اس میں "بی" کلاز ایڈ ہوئی ہے :

> "...Laws specified in the First Schedule as in force immediately..."

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے - وہ substituted in the original one آپ پڑھ رہے ہیں -

جناب مسعود احمد خان : یہ میں substituted پڑھ رہا ہوں کیونکہ خواجہ صاحب نے چوتھی ترمیم جس کے تحت یہ ترمیم کی گئی ہے وہ نہیں پڑھی - تو جناب والا ! اس کے

فرسٹ شیڈول میں کریمنل لاء (امنڈمنٹ) اسپیشل کورٹ آرڈر ۲۰ آف ۱۹۷۲ء ایگزیمپٹ کیا گیا ہے یعنی وہ اس شیڈول میں رکھا گیا ہے جو ابھی آئین کا حصہ ہے تو میں جناب پریذیڈنٹ آرڈر (۷۲) جو ہے وہ میں عرض کرتا ہوں جس میں یہ درج ہے :

"In pursuance of the proclamation", so and so,

"Special Court means a Court set up under clause 4".

اور اب اسکی جو کلاز ۳ ہے :

"Certain offences triable by the High Court—An offence specified in the Schedule committed by any person whether before or after the commencement of this Order shall be tried by Special Court in accordance with the provision of this Order where the Central Government by Notification in the official Gazette specify such person or direct. No Court other than the Special Court shall try offences which shall be tried by the Special Court under clause 1.".

تو یہ جناب ! کریمنل لاء (امنڈمنٹ) اسپیشل کورٹ آرڈر ہے - یہ شیڈول میں موجود ہے اور اس وقت آئین کا حصہ ہے -

Mr. Chairman: Let me read.

(*Pause*)

جناب مسعود احمد خان : جی -

Mr. Chairman: Yes.

جناب مسعود احمد خان : تو سر ! اس شیڈول کا آئیٹم نمبر ۸ ہے جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے - پارٹ ۲ ہے - کریمنل لاء (امنڈمنٹ) اسپیشل کورٹ آرڈر ۱۹۷۲ء -

جناب چیئرمین : شیڈول مجھے نکالنے دو -

جناب مسعود احمد خان : پارٹ ۲ کا آئیٹم نمبر ۸ -

جناب چیئرمین : پارٹ ۱ ؟

جناب مسعود احمد خان : پارٹ ۲ ہے - پارٹ ۲ کا پریذیڈنٹ آرڈر، آئیٹم نمبر ۸ -

جناب چیئرمین : پارٹ ۲ میں کونسا ؟

جناب مسعود احمد خان : آئیٹم نمبر ۸ -

Mr. Chairman: Criminal Law (Amendment) Special Court Order, 1972. Yes.

یہ تو اومٹ کیا گیا ہے لیکن substitute نہیں ہوا ہے - آپ نے کونسا فرمایا ہے ؟

Criminal Law (Amendment) Special Courts Order?

ٹھیک ہے -

جناب مسعود احمد خان : اب یہ آئین کا حصہ بن چکا ہے جس کے تحت اسپیشل کورٹ constitute کیا جا سکتا ہے -
وہ جو شیڈول میں درج ہوگا exclusively - اس آرڈر کو ہم اسپیشل کورٹ امنڈمنٹ آرڈر پڑھتے ہیں - اس شیڈول کے جو جو بھی offences incorportate ہوں گے وہ اسپیشل ....

Mr. Chairman: It is quite clear.

جناب مسعود احمد خان : تو اب جناب ! اس کے بعد یہ جو ایسے قوانین امتناعی جو آج تک اس ملک میں نافذ ہوئے ہیں، جناب والا ! یہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آج دنیا کا کوئی ایسا ملک ہو جہاں امتناعی قوانین نہیں ہیں - پاکستان بننے سے پہلے اگر تاریخ کے اوراق الٹے جائیں تو جناب والا ! جہاں قائد اعظم نے ہندو اور انگریز سامراجیوں کا مقابلہ کیا تو وہاں ان کی جید مسلمانوں نے قائد اعظم کی مخالفت کی اور قائد اعظم دل برداشتہ ہوکر ترک سکونت کر کے لندن چلے گئے - یہ تاریخی واقعات ہیں - لیاقت علی مرحوم گئے انہیں persuade کیا اور واپس لائے - تحریک عروج پر تھی اس وقت بڑے بڑے جید مسلمانوں نے ہندوؤں اور انگریزوں کے ساتھ ساز باز کر رکھی تھی - ان میں سے کچھ وہاں رہ گئے اور ان میں سے کچھ یہاں آ گئے پاکستان بننے سے قبل کچھ لوگ جو یہاں تھے انہوں نے بھی تحریک پاکستان کی مخالفت میں کام کیا -

Mr. Chairman: He is going too far. He is inviting the Opposition to contradict him.

Malik Mohammad Akhtar: I do not think we can end like this.

جناب چیئرمین : دیکھیئے میں آپ کو اجازت دیتا ہوں مگر یہ کہ کون لوگ فرانس گئے کون جرمنی گئے، کون انگلینڈ گئے، کنہوں نے تخریب کاری کی، آپ سب کچھ نہیں کہہ سکتے -

جناب مسعود احمد خان : جناب والا ! مجھے اجازت دیجیئے -

جناب چیئرمین : نہیں، میں اجازت دے رہا ھوں لیکن جب اس طرف سے یہ کہا گیا کہ فلاں گیا تھا اور فلاں نہیں گیا تھا تو میں ان کو کیسے روک سکوں گا، یہ مجھے بتائیں ؟

جناب مسعود احمد خاں : میں اس بات کی طرف آ رہا ھوں - میں اپنے پوائنٹ بنا رہا ھوں میں اصل میں امتناعی قوانین کی طرف آ رہا ھوں -

جناب چیئرمین : آپ تو چلے گئے ھیں انگلینڈ -

جناب مسعود احمد خان : جناب ! گذارش یہ ھے کہ جن لوگوں نے آج تک پاکستان کی تخلیق کو قبول نہیں کیا، جنہوں نے پاکستان کی سلامتی کے خلاف کام کیا ھے اور کر رھے ھیں اور آئندہ بھی کریں گے - میں تو اپنا مطلب بیان کرنے کے لئے دلائل دے رہا تھا -

جناب چیئرمین : میری توجہ تو اس طرف ملک صاحب نے مبذول کرائی ھے -

Truly speaking it is not relevant.

ملک محمد اختر : میرا مقصد یہ تھا کہ پھر ھم ان کو کیسے روکیں گے ؟

They will come with very long speeches and there will be no end then.

جناب مسعود احمد خان : جناب والا ! میں عرض کرتا ھوں کہ جس طرح سنیٹر ظہورالحق نے کل ڈیفنس آف پاکستان ایکٹ، سیکورٹی لاء، سیفٹی لاء کی تمام ھسٹری اور پوری ھسٹری بیان کی ھے تو میں یہ سمجھتا ھوں کہ آج کے دور میں اور اس وقت کے دور میں یقیناً اختلاف ھے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی جو پروویژن شہزاد گل صاحب نے پڑھی ھے کہ اب تک سیکورٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۴ میں یہ تھا اس میں بھی جورسڈکشن بار کی آرڈنری کورٹ تھیں اسپیشل ٹریبونلز بنی تھیں تو exclusi:cly triate by cour:s ھوتا تھا - وہ بھی میں جناب کو پڑھ کر سناتا ھوں - انڈیا کے ڈیفنس کا ایک ایکٹ ۱۹۳۹ء کا ایکٹ ھے - میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ قانون یہ تھا - جناب آئین کی جب چوتھی ترمیم آئی تو وہ ترمیم سپریم کورٹ کے اس ریفرنس کے تحت آئی جس میں آئین میں چوتھی ترمیم لائی گئی اور چوتھی ترمیم کے تحت بھی یہ بات آرٹیکل ۱۹۹ میں واضح طور ہر درج کی گئی ھے کہ امتناعی قوانین کے تحت اگر کوئی شخص زیر حراست ھے تو اس میں اس کی ضمانت نہیں لی جا سکتی -

جناب ! اب میں کریمنل لاء امنڈمنٹ آرڈر کے تحت یہ عرض کرتا ھوں کہ ھم نے ان دفعات کا جن کا ھم اس امنڈمنٹ میں ذکر کر رھے ھیں مثلاً آرٹیکل ۴۹۱ جس کا

[Mr. Masud Ahmed Khan]

خواجہ صاحب نے حوالہ دیا تھا کہ یہ ہائیکورٹ کی inherent powers ہیں اور ان کو اس ترمیم کے ذریعے سلب کر لیا گیا ہے ختم کر دیا گیا ہے تو جناب کریمنل لاء امنڈمنٹ آرڈر اس ایوان نے پاس کیا ہے اور خواجہ صاحب یہ بھول جاتے ہیں کہ اس ایوان نے کون کون سے قوانین پہلے پاس کئے ہیں جناب یہ آرٹیکل ۴۹۱ جس میں :

Power of directions to the industries, 491, clause 3 of the Rabey corpus.

پڑھتا ہوں

"Nothing in this section shall apply to a person detained under the Bengal State Prisoners Regulation, 1880, Bombay Regulation, ... or the State Prisoner Act, ... or the Security of Pakistan Act, 1952 or any other law providing for preventive detention.".

یہ امنڈمنٹ ایکٹ ۱۳، ۱۹۷۶ء میں انکارپوریٹ کی گئی ہے جناب ! اسمیں کوئی نئی بات نہیں کی گئی ہے - اسمیں ہم نے امنڈمنٹ آرڈیننس بل کے تحت اب اپیل کا حق دیا ہے اور یہ جو ڈیفینس آف پاکستان آرڈیننس ہے - یہ ۲۳ نومبر ۱۹۷۱ء کو نافذالعمل ہوا اور آرٹیکل read with 280 of the constitution clause 28

پر مولانا صاحب نے کہا کہ ہم نے اس پر انگوٹھا لگایا اور مولانا صاحب نے یہ ثابت کر دیا کہ آئین کو اسوقت بھی نہیں پڑھا اور آج بھی نہیں پڑھا کیونکہ انگوٹھا لگانے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ تحریر کو ہم نے نہیں دیکھا -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : پوائنٹ آف ایکسپلینیشن، سر ! کل میں نے نہیں کہا تھا بلکہ ملک صاحب نے ازراہ مزاق مجھ سے فرمایا تھا کہ تم نے بھی انگوٹھا لگایا تھا - میں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے انگوٹھا لگایا تھا - وہ خوامخواہ میری طرف منسوب کر رہے ہیں -

جناب مسعود احمد خان : اچھا جناب ! میں الفاظ واپس لیتا ہوں - تو جناب والا ! یہ ۱۹۷۱ء کا قانون تھا جو آج اس ایوان میں امنڈنگ بل کی صورت میں پیش ہوا ہے -

جناب چیئرمین : آپ نے سچ مچ اتنا serious لیا کہ مولانا صاحب واقعی طور پر اتنے ان پڑھ ہیں کہ وہ دستخط بھی نہیں کر سکتے ہیں انگوٹھا لگائیں گے -

جناب مسعود احمد خان : نہیں میں نے یہ نہیں کہا کیونکہ انگوٹھا لگانے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ تحریر پڑھی نہ جائے تو انگوٹھا ثبت کر دیا - اسکا مطلب یہ ہے کہ میں نے تحریر نہیں دیکھی -

جناب چیئرمین : آپ نے مطلب یہ لیا کہ انہوں نے پڑھا نہیں اور انگوٹھا ثبت کر دیا ؟

جناب مسعود احمد خان : اب پتہ نہیں جناب !

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کانسٹیٹیوشن کمیٹی میں نوٹ آف ڈیسینٹ موجود ہے -

جناب چیئرمین : وہ جانتے ہیں، یہ تو نہیں ہے - نہیں، نہیں وہ تو انہوں نے مزاقاً کہا تھا -

جناب مسعود احمد خان : جناب والا ! اب حکومت پر اسلئے تنقید کی جا رہی ہے کہ پانچ سالوں میں پہلی دفعہ تقریباً اپیل کا حق اس امنڈنگ آرڈیننس کے تحت دیا جا رہا ہے -

جناب شہزاد گل : سر ! پہلے بھی تھا -

He may read the original Ordinance. There is also right of appeal in the original Ordinance 30 of 1971.

پہلے بھی رائٹ آف اپیل ہے -

جناب مسعود احمد خان : رائٹ آف اپیل اس طرح نہیں ہے جس طرح آج اس امنڈمنٹ میں پیش کیا گیا ہے - جناب والا ! ان کا یہ کہنا کہ اس امنڈنگ بل کی دو کلازز کو سامنے رکھکر پورے آرڈیننس پر بحث کرنا یا ایمرجنسی کو سامنے رکھکر ایمرجنسی پر بحث کرنا میں یہ کہتا ہوں کہ پورا اسٹیچوٹ تو زیر بحث نہیں ہے - اس کی دو امنڈنگ کلاز سامنے ہیں اور اسکے تحت اپیل کا حق دیا گیا ہے اور لاء منسٹر صاحب نے بڑے واضح طور پر یہ کہا ہے کہ اسکو زیادہ لبرلائزڈ اس لئے بنایا گیا ہے کہ پہلے یہ رائٹ آف اپیل نہیں تھا اب اس امنڈنگ آرڈیننس کے تحت اپیل کا حق دیا گیا ہے - باقی انہوں نے جو دلائل دیئے ہیں وہ اس قسم کے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ خواجہ صاحب جو کہ ایک سینئر وکیل ہیں، شہزاد گل صاحب اور بیرسٹر ظہورالحق بھی جو ہیں انہوں نے اس ایوان کے فورم پر اس طرح نکتہ چینی کی ہے اور پورے کیس کے میرٹس کو ڈسکس کرنے کی کوشش کی ہے - اگر اخبارات کو دیکھیں تو یہ آجتک نہیں آیا جیسا کہ آپ نے کہا اخبار میں آیا ہے بلکہ اس طرح ضرور آتا رہا ہے کہ قابل اعتراض تقریر کرنے پر گرفتار کر لیا تو جناب ! یہ میرٹ نہیں ہے - انہوں نے ایوان میں بیٹھکر میرٹس کو ڈسکس کیا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ اگر باہر یہ کریں تو وہ کسی قانون کی گرفت میں آ سکتے ہیں - تو ہمیں اس فورم کو اس طرح استعمال نہیں کرنا چاہیئے خصوصاً جو لوگ قانون سے واقفیت رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں -

جناب ! میں اس امنڈنگ بل کی پر زور حمایت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اختیار جو اب عدالت عالیہ ہائیکورٹ کو دیا گیا ہے اور جب اسپیشل ٹریبیونل پر بحث ہوئی

[Mr. Masud Ahmad Khan]

تھی اور اسپیشل ٹریبیونل جو کہ تین ججوں پر مشتمل تھا اور مختلف صوبوں سے جج لئے گئے تھے تو اس فورم پر یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ بوچرز کورٹ ھیں - اگر عدالت عالیہ پر اعتماد کیا جائے تو یوں بات کرتے ھیں تو جناب یہ اختیار ہائیکورٹ کو دیا ھے اس بل کے ذریعے ہائیکورٹ اپیل سن سکتی ھے لیکن pending disposal of appeal تو وہ ھم نے آئین کے آرٹیکل ۱۹۹ میں درج کیا ھے کہ آپ اکوئیٹل کی صورت کر سکتے ھیں - اس کی سماعت جلدی کر سکتے ھیں اگر امتناعی قانون کے تحت کوئی گرفتار ھے یا زیر حراست ھے اس کی ضمانت نہیں ھو سکتی ھے کیونکہ یہ آئین کا حصہ بن چکا ھے تو اسکا حصہ کیسے نہیں بنا سکتا ھے ان دلائل کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

Mr. Chairman : You will wind up.

Malik Mohammad Akhtar (Minister for Law and Parliamentary Affairs) : Yes, Sir. I am grateful to the Members from both sides of the House that they participated in the debate, and it has been quite lively, dignified and constitutional debate, and we have tried to be relevant. It is true that we should have only discussed section 10 and section 30 in which relevant amending Ordinance is. But, somehow, some reference has been made, and the Government has been maligned, but I will not go into the details of whatever was alleged. I would only refer and rebut to the minimum possible extent, and I would try to wind up my speech in eight or ten minutes.

Sir, the first objection raised was that we are responsible for bringing forward these laws whereas, although it will be a small repetition, your honour stopped me, and I did stop, but it was subsequently taken by the Opposition, and with your permission, I would say that Article 280 was inserted in the Constitution by unanimous decision, and that Article also envisages that all the laws made under the proclamation issued on the 23rd of November 1971, shall be deemed to have been validly made and this is one of those laws, and as such, Sir, the commencing date of Constitution was 14th of August, 1973, and all the 10 political parties, who have party to the Accord of October, 1972, signed the Constitution as well as this provision.

Now, Sir, thereafter what happened about continuance of Emergency and Emergency Laws was, I will explain in two minutes. The proclamation was placed in September, 1973 before the House, and it was approved, and by a second resolution the Emergency was extended for six months. Again, in February, 1974, it was extended for another six months, and before those six months could expire, there was a third amendment of the Constitution, and amendment of the Constitution has got procedure. It was amended. The third amendment was inserted by two-third majority of the National Assembly and over all majority of the membership of this House. As such, Sir, the Emergency as well as the laws including the Emergency Laws including the present Law, have been upheld, validated and conformed from time to time up-till now. And then, Sir, there is a provision to move a resolution under Article 232 sub-clause 7, to disapprove the Emergency, and nobody has come forward. As such, Sir, I consider that whatever the Government is doing it not only constitutional, but it also has the sanction of the Parliament.

Then, Sir, a mention was made that we are violating the fundamental rights. The Government is proud, rather I feel privileged to announce over here that the fundamental rights, which were suspended in 1973 after coming into force of the Constitution, were restored and made justiciable in 1974. So, fundamental rights do exist in the country. Could you name a single country where there is emergency and fundamental rights are being continued? This was, Sir, by way of general remarks which were made and I have answered them.

Now, coming to the particular Articles of the Constitution which were referred to by honourable Senator Khawaja Mohammad Safdar after which I will also deal with two points raised by Mr. Shahzad Gul, in the concluding part of my speech. He has said that under Article 10 when a person is arrested, for there are two parts of Article 1—one deals with detention and the other wiih arrest—he has got to be produced before a magistrate within twenty-four hours, and that by excluding the jurisdiction of magistrates or other courts, we are violating that part of the Constintution. Well, Sir, the fact is that the persons who are accused of offences under Defence of Pakistan Rules are exclusively triable by Special Tribunals and are to be brought before the Tribunal. Sir, the Tribunal consists of three members one of whom has necessarily to be a District Magistrate or Additional District Magistrate, and naturally he is a person who comes within the definition of Magistrate. Then, Sir, when the accused is produced before that Court, he is naturally remanded as is normally done. Even in today's paper I have seen a news to this effect.

Then, Sir, Khawaja Safdar has said that under Article 212 we could not constitute the Special Tribunals. Sir, my briefing is and I consider it is correct that under items 1 and 2 of the Concurrent Legislative List Criminal Law and Criminal Procedure fall within the competence of the Federal as well as provincial governments, and under those orders we are constituting these Tribunals.

Then, Sir, Mr. Masud Ahmad Khan has given a very good speech. He has referred to Aricle 280, and I have also referred to the fact that this law is being validated. Then, Sir, reference was made to Article 12, and it was said that those amending Articles or even the Defence of Pakis'an Ordinance by recent amendments would entail or ensue some sort of retrospective punishmen's. That is not correct, because refusing the right of appeal is not punishment. Recently in a different ca^e we had the judgement of the Lahore High Court on this issue. So, these were the various objections. I may again repeat that in respect of fundamental rights we are not violating them, rather we are continuing them. Then, there is no such thing provided as retrospective punishment. Then, violation was alleged in respect of Article 12 and Article 10. That too is not correct. it is being validated and complied with.

Then finally, Sir, it was said that Article 212 does not contemplate such tribunals. My answer is that as I just referred under item 1 and 2 of Concurrent Legislative List, we are competent to frame such law and to set up such Special Tribunals.

Now, Sir, Mr. Shahzad Gul has raised two points which I consider he would not have raised if he had thoroughly gone through the Bills. Sir, it is a fact that in Clause 4 of the Bill it is mentioned :

> "The Defence of Pakistan (Second Amendment) Ordinance, 1976 (XXIII of 1976), and the Defence of Pakistan (Third Amendment) Ordinance, 1976 (XXIX of 1976), are hereby repealed."

[Malik Mohammad Akhtar]

His grievance is why the two Ordinances have not come in the form of Bills before this House. The explanation is very simple, and he can have my file after I conclude my speech. The position is that first an Ordinance was made and then a subsequent Ordinance was made. An amending clause was only substituted by the subsequent Ordinance. Naturally under Article 89 when the Ordinances are placed before the National Assembly, they are converted into Bills. So, two Bills went before the relevant Standing Committee, but because a certain provision was deleted through one Bill and in the second Bill a provision was substituted, the Standing Committee converted it into one Bill. Then, Sir, the Constitution is very clear on the point that this House is competent to consider a Bill which is transmitted to this House by the National Assembly. As the National Assembly has transmitted the present Bill so that objection does not hold good. This point was also raised at an earlier stage when we consolidated the two Ordinances into one Bill, but it was not pressed. We have been doing that repeatedly.

The other objection was that section 13 is providing by its amendment exclusive jurisdiction while section 14 talks about the jurisdiction of ordinary courts. The matter is very simple. If you look into section 13A it only bars such cases which are under trial before the Special Tribunal that no court may interfere with those matters. Section 14, on the other hand, deals with those matters which in some form are being tried are triable or in which some orders are made by different courts. So, Sections 13 and 14 have got no connection with each other.

Sir, these are my simple submissions, and we can deal with the rest of the points when the third reading stage comes.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرض کرنا چاھتا ھوں -

Mr. Chairman : Do you want 15 exercise yourself assumed right of reply?

جناب شہزاد گل : جی - میں گزارش کر رہا ھوں -

جناب چیئرمین : نہیں، ھمیں رولز اس چیز کی اجازت دیتے ھیں ؟

جناب شہزاد گل : جناب والا ! انہوں نے میرے پوائنٹ کی ایکسپلینیشن نہیں دی - انہوں نے میرے پوائنٹس کا بالکل الٹا مطلب لیا - جناب والا ! آپ نے مجھے بھی سنا اور ان کا جواب بھی سنا ھے - تو میری گزارش یہ ھے کہ . . .

جناب چیئرمین : میں نے آپکا اعتراض بھی سنا ھے اور انکا جواب بھی سنا ھے - اب فیصلہ تو ھاوس کو دینا ھے -

جناب شہزاد گل : ٹھیک ہے - جناب والا ! انہوں نے سیکنڈ امنڈمنٹ آرڈیننس اور تھرڈ امنڈمنٹ آرڈیننس دونوں کو ملاکر ایک بل کی شکل میں لاکر کنسالیڈیٹیڈ بل بنایا ہے - جناب والا ! سیکنڈ امنڈمنٹ آرڈیننس میں سیکشن ۹ کے متعلق تھا اور موجودہ کنسالیڈیٹیڈ میں سیکشن ۹ کا کوئی ذکر نہیں ہے - آپ دیکھ لیں دوسرا ترمیمی آرڈیننس صرف سیکشن ۹ کے متعلق ہے -

ملک محمد اختر : جناب والا ! اگر یہ غلط ہے تو ہم suffer کریں گے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے - یہ میں نے فیصلہ نہیں کرنا بلکہ یہ اس معزز ہاوس نے فیصلہ کرنا ہے -

Mr. Chairman : I will put the question now. The question before the House is :

"That the Bill further to amend the Defence of Pakistan Ordinance, 1971 [The Defence of Pakistan (Third Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The motion is carried.

Now, we take up clause by clause consideration of the Bill. I think, there is no amendment moved to Clause 2. So, I put the question.

The question before the House is :

"That Clause 2 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 2 forms part of the Bill.

There are no doubt some amendments to Clause 3. Khawaja Mohammad Safdar and Maulana Shah Ahmad Noorani have to jointly move some amendments to Clause 3. Yes, Maulana Sahib.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ اسکو اومٹ کرنے کے لئے کیا -

جناب چیئرمین : پڑھیئے نہیں، تقریر کریں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ سب سیکشن (۲۰)، سیکشن ۱۳ کی اومشن کیلئے ہے -

Mr. Chairman : That in Clause 3 of the Bill, the proposed new sub-section (2) of section 13, be omitted.

Maulana Shah Ahmad Noorani: Sir, sub-section (2) of section 13 reads:

"(2) Chapter XXIX of the Code shall apply to the suspension, remission and commutation of sentences passed by a Special Tribunal, so, however, that the powers exercisable by the Provincial Government under that Chapter shall be exercised by the Federal Government".

اس کی اومیشن کا مطالبہ کیا ہے -

Malik Mohammad Akhtar: No reply is necessary, because he has not made a statement.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ہم نے اپوز نہیں کیا ہے -

Malik Mohammad Akhtar: This is not a clause. It cannot be put to the House.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں نے اومیشن کیلئے کہا ہے -

جناب شہزاد گل : جناب میں مولانا صاحب کے ترمیم کی تائید میں مختصراً گزارش کرونگا - سب کلاز (۲) آف دی کوڈ کے متعلق ذکر آیا ہے اس کی سسپینشن اور ریمیشن کے تمام اختیارات حکومت اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے - اسپیشل ٹریبیونل جو ہر صوبے میں علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہیں اور اس میں صوبے سے تین نامینیشنز کی ہیں اور صوبے سے ہی اسکو تشکیل دی ہے اس صوبے کی جرسڈکشن کو محدود کر رہے ہیں - اس لئے صوبائی حکومت کو یہ اختیار ہونا چاہیئے - اگر وہ سزا کرتی ہے اگر وہ ریمٹ کرتی ہے، سسپینڈ کرتی ہے تو یہ صوبوں کے اختیارات لے رہے ہیں - یہ فیڈرل گورنمنٹ کا یہ اقدام انصاف کے تقاضے کے مطابق نہیں ہے - اس لئے اسکو ڈیلیٹ کیا جائے -

Mr. Chairman: Thank you.

Malik Mohammad Akhtar: Sir, even now under Article 45 the power vests with the President, and I do not consider there is much departure.

Mr. Chairman: All right. The question before the House is.

(*Pause*)

Mr. Chairman: No, no, I am sorry, there are more amendments.

Malik Mohammad Akhtar: All should be moved.

مولانا صاحب موو کر دیں پھر سب کو اکٹھا لے لیں گے - آپ دوسری بھی موو کریں -

جناب چیئرمین : نہیں، نہیں اسکو موو کرتے ہیں رد نہیں وہ بھی اومیشن کیلئے ہے آپ ترمیم ۳ موو کریں -

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi: I beg to move:

> "That in Clause 3, in the proposed new section 13A, in sub-section (1), between the words 'Court', and "shall' occurring in the fifth and sixth lines the words 'except the High Court' be inserted."

Mr. Chairman: The amendment moved is:

> "That in Clause 3, in the proposed new section 13A, in sub-section (1), between the words "Court', and "shall' occurring in the fifth and sixth lines the words 'except the High Court' be inserted."

Malik Mohammad Akhtar: Opposed.

Mr. Chairman: Next.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi: I beg to move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed new section 13A, in sub-section (1) the words 'a case exclusively triable by a Special Tribunal is registered at a police station, occurring in the eleventh and twelfth lines be substituted by the words 'the Special Tribunal has taken congnizance of an offence exclusively triable by it'."

Mr. Chairman: The amendment moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed new section 13A, in sub-section (1) the words 'a case exclusively triable by a Special Tribunal is registered at a police station, occurring in the eleventh and twelfth lines be substituted by the words 'the Special Tribunal has taken congnizance of an offence exclusively triable by it'."

Malik Mohammad Akhtar: Opposed.

Mr. Chairman: Next.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi: Next is for omission, therefore, I will not move it.

Mr. Chairman: Yes, next.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi: I beg to move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed new section (1) the word and figure 'or 561-A' occurring in the nineth line be omitted and the word 'or' be inserted between the figures '497' and '498' occurring in the nineth line."

Mr. Chairman: The amendment moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed new section (1) the word and figure 'or 561-A' occurring in the nineth line be omitted and the word 'or' be inserted between the figures '497' and '498' occurring in the ninth line."

Malik Mohammad Akhtar: Opposed.

Mr. Chairman: Yes, next No. 7 need not be moved.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi: Yes, Sir, it need not be moved. I move No. 8. I beg to move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed new section 13A, in sub-section (1) in the 'Explanation' the words 'whether before or' occurring in the third line be omitted, and between the word 'cognizance' and full-stop occurring at the end, the words 'of the case' be inserted."

Mr. Chairman: The amendment moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed new section 13A, in sub-section (1) in the 'Explanation' the words 'whether before or' occurring in the third line be omitted, and between the word 'cognizance' and full-stop occurring at the end, the words 'of the case' be inserted."

Malik Mohammad Akhtar: Opposed, Sir.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi: Amendment No. 9 is for omission and need not be moved.

Mr. Chairman: Yes. All the amendments are opposed and now you can make a speech.

مولانا صاحب فرمائیے -

<u>مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی</u> : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ سیکشن ۱۳ (اے) بار آف جورسڈکشن کے متعلق ہے -

<u>جناب چیئرمین</u> : آپ کہنا کیا چاہتے ہیں ؟

<u>مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی</u> : میں اس کی تفصیل میں آ رہا ہوں میں نے عرض کیا ہے کہ بعض میں ترامیم کی ہیں اور بعض میں اومیشن کا مطالبہ کیا ہے - یہ سب کلاز ۱۳ (اے) کا حصہ ہے اور سیکشن (۲) کے متعلق ہے - اسکا تعلق بار آف جورسڈکشن سے ہے - جناب والا ! آپ کے علم میں یہ ہے اور قانون کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ :

When the court can pass a final order, it can pass an interim order as well.

یہاں اسکا حق دیا گیا ہے - مگر اسکو ضمانت پر رہائی کا حق نہیں دیا گیا ظاہر ہے آپ جانتے ہیں اگر کسی شخص کو ٹریبیونل کے فیصلے کے بعد اپیل کا حق دے دیا جائے اور وہ اپیل کے لئے جائے اور ضمانت پر رہائی نہ ہو سکے تو یہ سب سے بڑی کوتاہی ہے اور یہ قانون کے

مسلمہ اصول کے خلاف ہے کہ عدالت عالیہ بھی کسی کو ضمانت پر رہا نہیں کر سکتی جناب والا بھی عدالت عالیہ کے معزز رکن رہے ہیں - اس لئے آپکے علم میں ہے کہ مقدمات جو اپیل کی سماعت کے لئے آتے ہیں ان میں تاخیر ہو جاتی ہے - تین تین ماہ چھ چھ ماہ گزر جاتے ہیں اور ہائیکورٹ میں مقدمات کی بھر مار ہے اور عدالت عالیہ کے جج ہمہ وقت اپنی سی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ جلد از جلد مقدمات کو نپٹایا جائے لیکن ظاہر ہے کہ یہ انسان کے بس سے باہر ہوتا ہے اور مقدمات میں لازمی تاخیر ہو جاتی ہے اس لئے کہ آدمی زیادہ نہیں ہیں - جوں جوں اپیل کے فیصلے میں تاخیر ہوتی ہے اسوقت تک تو بہر حال ملزم کو جیل میں رہنا ہوگا - اب وہ اپنی اپیل کا انتظار کرتے ہوئے جیل میں اتنا عرصہ گزارے گا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا ظلم ہے - حق ضمانت سے کسی بھی شہری کو محروم کرنا کسی بھی مرحلے پر یہ دنیا کے مسلمہ قوانین کے خلاف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس بل کی بڑی خطرناک دفعہ ہے اس کے ساتھ ساتھ آپکی خدمت میں میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ٹریبیونل کی حد تک سختی کو وقتی طور پر ہم مان لیں اور جیسا کہ عزت مآب وزیر قانون صاحب نے فرمایا، انکے ارشادات کی روشنی میں چند ایک باتیں مزید عرض کرونگا - ٹریبیونل کی حد تک تو یہ بات صحیح ہو سکتی ہے چلیئے ہم نے اس کو زبردستی، بہ امر مجبوری مان لیا کہ ٹریبیونل آئندہ ایک شخص کی ضمانت نہ لے لیکن جناب والا ! اس بات پر غور فرمائیے واقعی یہ انتہائی ناقابل برداشت ہے کہ ٹریبیونل کو ضمانت لینے کا حق حاصل ہے لیکن ٹریبیونل کے فیصلے کے بعد ٹریبیونل کے کسی شخص کو سزا دے دی اب جب تک اسکی اپیل کا فیصلہ نہیں ہو جاتا عدالت عالیہ اسکی ضمانت نہیں دے سکتی - اسکا مطلب ہے کہ ہائیکورٹ کی بالا دستی ختم ہو گئی اور ٹریبیونل کی بالا دستی برقرار ہے اسکا یہی مطلب نکلا آپ نے ملاحظہ فرمایا عدالت عالیہ کو یہ حق حاصل ہے اور میں قانون کی موشگافیوں میں اتنا زیادہ نہیں جاتا - اسلئے کہ میں قانون دان نہیں ہوں - ظاہر ہے کہ قانون کے معاملہ میں تو مسعود احمد صاحب کے مقابلے میں نشان انگوٹھا ہی ہوں لیکن بہرحال میری عقل کلہتی ہے اور میں قابل ترین فاضل ترین وکلاء کی خدمت میں بیٹھتا رہتا ہوں اور ان سے بعض مسائل سمجھتا ہوں کیونکہ علم کا حاصل کرنا تو میں الحمداللہ - یعنی گھوارے سے لیکر قبر تک ہے -

Malik Mohammad Akhtar: Sir, on a point of order. I have stopped one of my colleagues, and requested him to speak as far as relevant.

جناب چیئرمین : کیا آپ شعر کہہ رہے ہیں ؟

ملک محمد اختر : میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں نے اپنے دوستوں سے گزارش کر کے انہیں لمبی بحث میں نہیں پڑنے دیا - یہ لفظ بہ لفظ دھرا رہے ہیں - آپ ان سے کہیں کہ مہربانی کریں - رمضان آ رہا ہے - ذرا ریلیوینٹ رہیں - تکرار نہ کریں یہ بار آف جیورسڈکسن اس حدتک ایوان میں ڈسکس ہو چکا ہے -

جناب چیئرمین : رمضان آ رہا ہے - اس واسطے وہ کہہ رہے ہیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : رمضان کی انکو فکر رہتی ہے - یہ فرماتے ہیں کہ میں کل والے دلائل دہرا رہا ہوں - آپ کل والے دلائل بھی ملاحظہ فرما لیں اور آج والے بھی ملاحظہ فرما لیجئیے - میں نے کل کوئی بات نہیں کہی تھی -

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ پہلے جو کچھ ہو چکا ہے - اسکو نہ دہرائیں امنڈمنٹ کی تفصیل میں اتنا نہیں جانا چاہیئے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ہمارے عزت مآب وزیر قانون صاحب کو اصل میں گھبراہٹ بہت رہتی ہے -

جناب چیئرمین : آپ سے نہ گھبرائیں تو کس سے گھبرائیں ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں نے ان سے کہا ہے کہ بل پاس ہو جائے گا - ابھی بہت وقت ہے - ابھی تو بارہ ہی بجے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے - میں آپکے توسط سے ان سے عرض کروں گا کہ وہ ذرا صبر و تحمل سے سماعت فرما لیں میں ابھی ختم کئے دیتا ہوں - صرف چند مختصر سی گزارشات کروں گا - میں عرض کر رہا تھا کہ جب عدالت عالیہ میں پہلے مقدمہ پیش ہو تو انکو یہ حق ہونا چاہیئے کہ وہ سزا کو معطل کر دیں پہلے فیصلہ کے تحت - اب وہ حق بھی ختم کر دیا گیا وہ حق بھی نہیں ہے - اب وہ وہاں اسوقت تک ضمانت نہیں لے سکتے جبتک اپیل کا فیصلہ نہ ہو ظاہر ہے کہ جبتک ضمانت نہ ہوگی وہ رہا نہیں ہو سکتا - اسطرح اپیل کی افادیت کو ختم کر دیا گیا ہے - یہ تھا وہ پوائنٹ جو میں اس سلسلے میں عرض کر رہا تھا -

جناب مسعود احمد : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب مسعود احمد خان : کیا انکی یہ دلیل آئین کے منافی نہیں ہے ؟ یہ آرٹیکل ۱۹۹ کے منافی دلیل ہے - یہ پریوینٹیو ڈیٹینشن لاز میں درج کیا گیا تھا کہ عبوری قوانین میں ضمانت بھی نہیں لی جا سکتی ہے -

جناب چیئرمین : یہ آوٹ آف آرڈر تو نہیں ہے -

جناب مسعود احمد خان : وہ آئین کا حصہ ہے -

جناب چیئرمین : وہ نہیں سمجھتے یا غلط بیانی کرتے ھیں یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ھے یہ تو رائے ھے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ۱۹۹ میں ریمیڈی مہیا کرنے کا اصول ھے - میں نے اسکے خلاف تو بات نہیں کی -

I read Article 199.—(1) "Subject to the Constitution, a High Court may, if it is satisfied that no other adequate remedy is provided by law".

چونکہ سینیٹر صاحب نے ارشاد فرمایا تھا اس لئے میں نے کہا کہ حوالہ ھی دے دوں -

جناب چیئرمین : آپ نے اس بات کا سکہ تو بٹھا دیا ھے کہ آپ بھی قانون جانتے ھیں یہ تو وہ مان رھے ھیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں تو نہیں جانتا میں تو لوگوں سے سنتا رھتا ھوں -

جناب چیئرمین : آپ تو ہر طرف سے وکلاء میں گھرے ھوئے ھیں آپکے آگے بھی وکیل ھیں آپکے پیچھے بھی وکیل آپکے دائیں بھی وکیل -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں ان سے استفادہ کرتا ھوں - ملک محمد اختر فرماتے ھیں کہ جان چھوڑو - اب یہ ھماری جان سیفٹی ایکٹ سے نہیں چھوڑتے -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : آپکے آگے خواجہ محمد صفدر صاحب بیٹھے ھیں آپکے دائیں بیرسٹر ظہورالحق - آپکے پیچھے شہزاد گل صاحب - اب آپ قانون نہ سیکھیں تو کون سیکھے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : بالکل بجا ھے - میں عرض کر رہا تھا کہ پاکستان پینل کوڈ ۵۶۱ (اے)...

ملک محمد اختر : مولانا صاحب کسی سے لکھوا کر لائے ھو !

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وہ کہتے ھیں کہ کسی سے لکھوا کر لائے ھو - کتابیں تو یہاں موجود ھیں -

جناب چیئرمین : وہ کسی سے لکھوا کر نہیں لائے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی :میں پوچھتا ضرور ہوں - حوالے دیکھتا ہوں اور لوگوں سے استفادہ کرتا ہوں -

Mr. Chairman : As a matter of fact, when he moved the amendment, he looked to Mr. Shahzad Gul to speak.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : I was asking him if he wanted to speak.

جناب چیئرمین : آپ شہزاد گل کو اشارہ دے رہے تھے کہ آپ اس پر بولیں لیکن میں نے آپ کو کہا کہ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں -

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : I was asking him if he wanted to speak.

جناب چیئرمین : میں نے ان کی بدگمانی کو رد کرنا چاہا تھا کہ وہ تیار ہوکر نہیں آئے - وہ تو بولنا بھی نہیں چاہتے تھے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : شکریہ - میں ان سے پوچھ رہا تھا کہ آپ پہلے بولنا چاہتے ہیں یا مجھے پہلے بولنے کی اجازت دیتے ہیں - میں ان سے مشورہ کر رہا تھا کہ آپ نے حکم فرمایا - میں عرض کر رہا تھا کہ پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ ۵۶۱ (اے) کے تحت عدالت عالیہ کی inherent powers رہیں یعنی ان کی سب سے بڑی ذمہداری یہ ہے کہ وہ یہ دیکھیں کہ آیا انصاف ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے -

ملک محمد اختر : یہ بالکل ہی ریپیٹیشن ہے مولانا خدا کا خوف کریں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں نے کل ۵۶۱ کے متعلق کچھ نہیں کہا - میں آپ سے بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو کل کی کارروائی ملاحظہ فرما لیں - اب میں ۱۳ (اے) ہی کی طرف آتا ہوں - تو میں نے یہ بات عرض کی کہ عدالت عالیہ کی یہ ذمہداری ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ آیا انصاف ہو رہا ہے یا نہیں اور اگر انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہو رہے یا انصاف ہوتا ہوا نظر نہیں آ رہا تو یہ ان کا موروثی حق ہے کہ وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے - اب میں اپنے اصل مقصد یعنی ڈیفنس آف پاکستان آرڈیننس تھرڈ امنڈمنٹ کے سیکشن ۱۳ (اے) پر آتا ہوں - آپ نے اس پر غور فرمایا ہوگا جو امنڈمنٹ میں نے پیش کی ہے اس امنڈمنٹ کا ایک حصہ ہے -

جناب والا ! پولیس اسٹیشن میں case رجسٹرڈ کس نے کیا - پولیس نے کیا - وہ پولیس کہ جس کے متعلق پاکستان کے لوگ پہلے ہی نالاں ہیں - اس کو case رجسٹر کرنے کا حق دیا گیا - میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا ظلم اور زیادتی اور کوئی نہیں ہو سکتا

کہ پولیس کو یہ حق دے دیا جائے اور ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت اُس کو اتنے بڑے اختیارات مل جائیں کہ وہ کیس رجسٹر کر لیں - اگر فرض کیجیئے ۱۶ منسٹر صاحب کوئی اور ادارہ بناتے - اس قسم کی کوئی اور اتھارٹی تجویز کرتے کہ اگر وہ کیس رجسٹر کرائے - اور وہ فیصلہ کرے کہ واقعی قابل تعزیر جرم سرزد ہوا ہے - تب تو یقیناً ہوتا - لیکن ایسا نہیں ہے - اب پولیس اسٹیشن میں کیس - سب انسپیکٹر، اسسٹنٹ سب انسپیکٹر نہیں - ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبل رجسٹر کرتے ہیں کہ میں فلاں جگہ جا رہا تھا - فلاں صاحب، فلاں جگہ کھڑے ہوئے تھے - انہوں نے یہ کہا - یہ لیجیئے سب رول ۴۹۹ اور اسکے بعد ۱۳(اے) سب کا سب سلسلہ پورے کا پورا لگنا شروع ہو گیا - تو میں عرض کر رہا تھا کہ وہ پولیس جس کے متعلق سب ہی لوگ جانتے ہیں - کہ ان سے کسی خیر کی توقع نہیں کرنی چاہیئے - اس کو ہم اتنے اختیارات دے رہے ہیں - جس سے سراسر اُن سے شر کا ظہور ہوگا - اس سلسلے میں میری یہ مختصر سی گذارشات تھیں اس کے بعد میں بھی عرض کروں گا -

جناب شہزاد گل : جناب والا ! اگر اجازت ہو تو مولانا صاحب کی تائید میں کچھ باتیں عرض کر دوں - کیوں کہ مولانا صاحب پھر جھگڑا کریں گے کہ آپ کچھ بھی نہیں بولے جناب والا ! ترمیم نمبر ۲ - ۱۳(اے) کی اومیشن کے لئے ہے - اس کے متعلق میری گذارش یہ ہے کہ سیکشن اوریجنل آرڈیننس ۱۴ میں موجود ہے - لہذا بار آف جورسڈکشن کے لئے نئی سیکشن لانے کی ضرورت نہیں تھی - امنڈمنٹ نمبر ۳ کے متعلق جناب والا ! گذارش یہ ہے کہ انہوں نے پروپوز کیا ہے کہ "court shall" کے جو الفاظ سب سیکشن ۱ میں ہیں ان کے درمیان "except the high court" کے الفاظ انسرٹ کئے جائیں - مقصد یہ ہے جناب والا ! کہ جس عدالت کو اپیل کا حق حاصل ہوتا ہے - تو یہ لازمی ہے اور یہ قانون کا تقاضہ بھی ہے کہ اس عدالت کو ریویژنل پاورز بھی حاصل ہونی چاہئیں - موجودہ صورت میں :

Save as provided in section 13 and notwithstanding the provision of the court or of any other law for the time being in force or anything having the force of law by whatever authority made or done or any judgement of any court there shall be no bail there from any order of the Special Court and no Court shall have authority to revise any order.

تو ہائی کورٹ کو تو اب اپیل کا اختیار دیا گیا ہے کہ ہائی کورٹ میں اپیل ہو سکتی ہے اور ہائی کورٹ اپیل کی سماعت کر سکتی ہے سیکشن ۱۳ کے تحت - لیکن ۱۳(اے) کے تحت ریویژنل پاور جو ہیں وہ تمام کی تمام سلب کرلی گئی ہیں - تو جب ہائی کورٹ کے پاس اپیل کا اختیار ہے تو اس کے پاس ریویژنل پاور بھی ہونی چاہئیں -

امنڈمنٹ ۴ جو ہے a case exclusively triable ان الفاظ کی اومیشن کے لئے ہے اور ان کی جگہ :

"Special Tribunal has taken cognisance of an offence exclusively triable by it".

[Mr. Shahzad Gul]

الفاظ کے انسرشن کے لئے کہا گیا ہے - جناب والا ! جب کیس پولیس اسٹیشن میں رجسٹر ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کئی مرحلے ہوتے ہیں جب تک کیس عدالت میں آتا ہے - عدالت اس کی cognisance لیتی ہے - ریمانڈ ہوتا ہے - مختلف طریقے ہیں - اب practically جناب والا ! میں گذارش کروں گا کہ میرے علم میں ہے کہ ایک سیاسی کارکن مردان کے گرفتار ہیں - انہیں بنوں جیل میں رکھا گیا ہے -

جناب والا ! میں practical difficulties کا ذکر کر رہا ہوں - میں کسی کا نام نہیں لیتا کہ کون گرفتار ہے، کیسے گرفتار ہے -

جناب چیئرمین : اتنا کہنا تو گناہ نہیں ہے کہ فلاں گرفتار ہے -

جناب شہزاد گل : ان کو بنوں جیل میں رکھا گیا ہے، اسپیشل ٹریبونل پشاور میں ہے - یعنی اسپیشل ٹریبونل کی place of sitting پشاور ہے -

Malik Mohammad Akhtar : I can tell the name of the person he is referring to.

جناب شہزاد گل : میں نے نام نہیں لیا تو آپ کیوں لیتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : وہ کچھ اور بتانا چاہتے ہیں -

He is not commenting upon the case.

جناب شہزاد گل : میں practical difficulties کی بابت بتا رہا ہوں -

جناب چیئرمین : وہ یہ بتا رہے ہیں کہ فلاں جگہ ٹریبونل ہے - فلاں جگہ ملزم ہے - اب وہ اس کے دوسری جگہ ہونے نہ ہونے کے بارے میں کوئی آبجیکشن بیان کریں گے -

جناب شہزاد گل : تو اب ریمانڈ کی تاریخوں کے لئے اس کو بنوں سے پشاور لائیں گے اور جب تک کیس کا مکمل چالان اسپیشل ٹریبونل کے پاس داخل نہیں ہوتا - اس سے پہلے اتنے مرحلے آتے ہیں - مثلاً ریمانڈ - تو اس کے ساتھ یہ کہیں گے کہ application بھی ہوگی - اب bail application اگر کسی میجسٹریٹ کی عدالت میں دائر بھی کریں تو جناب بار آف جورسڈکشن ہے - وہاں پر bail بھی نہیں ہو سکتی - اس ترمیم کو قبول کرنے سے ملزم کو اتنی سہولت ہوگی کہ جب تک اسپیشل ٹریبونل کی عدالت میں کیس داخل نہیں ہو جاتا - اس وقت تک اس کو جتنی تکالیف پیش آنے کا امکان ہے مثلاً ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے لیجانے کی تکالیف - یہ کم ہو جائیں گی - یہ کم از کم جو practical difficulties ہیں، یہ تو سامنے نہیں آئیں گی - تو اس وجہ سے یہ ترمیم

دی گئی ہے - جب تک اسپیشل ٹریبونل cognisance نہ لے اس سے پہلے اگر کیس رجسٹر ہو چکا ہو تو کیس کے رجسٹریشن اور مکمل چالان داخل کرنے کے وقت تک بیچ کے مرحلے جو ہیں وہ اسپیشل ٹریبونل میں نہ لائے جائیں - اسی طرح جناب والا ! ترمیم نمبر ٦ ہے ٥٦١(اے) کی اومیشن کے لئے - ٥٦١(اے) کے متعلق مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ہائی کورٹ کی inherent jurisdiction ہے اور ان پاورز کو ہائی کورٹ سے لینا یہ تو ہائی کورٹوں کی تاریخ میں بلکہ اس برصغیر کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہوگا - کہ ہائی کورٹ سے اس کی inherent jurisdiction موجودہ ترمیم کے ذریعے لی جا رہی ہے -

جناب والا ! امنڈمنٹ نمبر ٩ جو ہے اس میں سب سیکشن ٢ آف سیکشن ١٣(اے) کی ڈیلیشن کے لئے کہا گیا ہے - سب سیکشن ٢ میں ان پراویژنز کو retrospective effect دیا گیا ہے - اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی عدالت نے کوئی فیصلہ کیا بھی ہے - تو موجودہ ترمیم کے بعد اس کا کوئی اثر نہ ہوگا - تو یہ تو بہت نا انصافی ہے کہ اگر کسی عدالت نے فیصلہ کیا ہو اور اس فیصلے کے اثر کو ذائل کرنے کے لئے ہم اس بل کو retrospective effect دے دیں اور کہیں کہ نہیں، نہیں یہ فلاں تاریخ سے یعنی ١٩٧١ء سے نافذ تصور کیا جائے گا اور ١٩٧١ء سے اس وقت تک جتنے فیصلے صادر ہوئے ہیں یا جتنے احکام صادر ہوئے ہیں - وہ سارے فیصلے موجودہ ترمیم کے ذریعے کالعدم قرار دیئے جائیں گے - یہ تو انصاف کے ساتھ بالکل مذاق ہے تو اس وجہ سے سب کلاز ٢ جو retrospective effect دینے کے متعلق ہے - یہ انصاف کے خلاف ہے - اسے ڈیلیٹ کیا جائے - ان ہی گزارشات کے ساتھ میں مولانا صاحب کی ترامیم کی تائید کرتا ہوں -

Malik Mohammad Akhtar : I consider that what has been repeated as debate on the amendment has already been answered thoroughly and debated during the first reading. So, I do not want to add anything.

Mr. Chairman : Now, I will put the amendment. Amendments No. 1, 2, 5, 7 and 9 need not be put as they are only for omission. I will move 3 and 4.

Now, the question before the House is :

> "That in Clause 3, in the proposed new section 13A, in sub-section (1), between the words 'Court' and 'shall' occurring in the fifth and sixth lines the words 'except the High Court' be inserted".

The amendment moved is :

> "That in Clause 3 of the Bill, in the proposed new section 13A, in sub-section (1) the wodrs 'a case exclusively triable by a Special Tribunal is registered at a police station' occurring in the eleventh and twelfth lines be substituted by the words 'the Special Tribunal has taken cognizance of an offence exclusively triable by it'."

[Mr. Chairman]

And then 6th amendment is :

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed new section 13A, in sub-section (1) the word and figure 'or 561-A' occurring in the nineth line be omitted and the word 'or' be inserted between the figures '497' and '498'. occurring in the nineth line."

And now amendment No. 8. is :

"That in Clause 3 of the Bill, in the proposed new section 13-A, in sub-section (1) in the 'Explanation' the words 'whether before or' occurring in the 3rd line be omitted, and between the word 'cognizance' and fullstop occurring at the end, the words 'of the case' be inserted."

(*The motions were negatived*).

Mr. Chairman : All the amendments are lost.

Now, I put Clause 3 to the House.

The question before the House is :

"That Clause 3 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*),

Mr. Chairman : Clause 3 forms part of the Bill.

So, now we go over to Item No 3.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

"That the Bill, further to amend the Defence of Pakistan Ordinance, 1971 [The Defence of Pakistan (Third Amendment) Bill, 1976], be passed".

Mr. Chairman : The motion moved is :

"That the Bill, further to amend the Defence of Pakistan Ordinance, 1971 [The Defence of Pakistan (Third Amendment) Bill, 1976], be passed".

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Opposed.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I need not repeat what has been debated yesterday and today, but one point is missing and needs clarification. An objection was raised by the honourable Senator, Mr. Shahzad Gul, in respect

of limitation of appeals. As far as I could understand him or I would like to explain, clause 3, which contains original section 13 and clause 1 of the principal Ordinance has been amended. Now, Sir, it reads :

> "A person sentenced by a Special Tribunal after the fourteenth day of August, 1974, shall have a right of appeal to the High Court within a period of thirty days from the commencement of the Defence of Pakistan (Second Amendment) Ordinance, 1976, or the day on which the sentence is passed, whichever is the later."

Now, Sir, an objection was raised that probably we repeal the Second Amendment Ordinance, and those thirty days are not covered. Now Sir, the, Second Amendment Ordinance was promulgated on the 8th of July and published on the 9th of July, and as those thirty days for appeal to be filed by persons who are convicted during the period commencing from August 1974, expire on the 8th or 7th of August, so repeal of this Ordinance is not going to affect their right of appeal. And further more, Sir, for the benefit of Members of this august House, I will refer the Article 264 where a law is repealed or is deemed to have been repealed by virtue of the Constitution, the repeal shall not apply except as otherwise provided in the Constitution.

Now, I will go straight away to (C) Sir. After all any right, privilege, obligation or liability is acquired, accorded, or incurred in the Law. So, the right of appeal granted is very much there. The repeal of the Ordinance would not affect that except that this is done within thirty days in certain cases and in other cases within another thirty days from the date of the sentence is awarded. That was your objection No. 2, and I apologise I could not answer it at that time. Now, Sir, I may be excused, I should have done it earlier.

As far as the third reading is concerned, I have got to take only two points. The first point is that we have liberalised, and that is repetition again, the Act of 1974 giving a right of appeal. And my second point is that we have just met. A bar of jurisdiction has been done to shorten and to make brief, as far as possible, the proceedings before the Special Tribunal.

Mr. Chairman : Thank you.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اگر آپ اجازت دیں، اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں -

جناب چیئرمین : اجازت ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب چیئرمین ! سب سے پہلے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ ایمرجنسی جو ہے اسی ڈیفینس آف پاکستان رولز کا بغل بچہ ہے - یہ اسی سے برآمد ہوتی ہے - یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں - جس کے نتیجے میں ڈیفینس آف پاکستان رولز کے تحت حکومت کو اختیارات حاصل ہوتے ہیں ان پر عمل درآمد کیلئے حکومت ٹریبونل کو مقرر کرتی ہے لیکن اس میں ایک بڑا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ ٹریبونل کو وہ اختیارات ہیں جو عدالت عالیہ کو حاصل ہیں بلکہ اس سے زیادہ ہیں، یہ سپر کورٹ ہے، یہ

[Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi]

سپر کورٹ ہو گئی ہے - ضمانت وہ لے سکتی ہے لیکن ہائیکورٹ نہیں لے سکتی ہے - یہ اس سے سپر ہے اور سب سے بڑی بات اس کی سپیریارٹی کی یہ ہے کہ اس کا تقرر حکومت براہ راست کرتی ہے - عدالت عالیہ کو اس کا کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ ٹربیونل کے ارکان کے تقررات عمل میں لائے -

ملک محمد اختر : عدالت عالیہ کو بھی حکومت اپوائنٹ کرتی ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : عدالت عالیہ کو حکومت مقرر نہیں کرتی ہے - سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مقرر کرتے ہیں - وہ ان کی شفارش کرتے ہیں - آئین میں یہ ہے -

جناب چیئرمین : وہ شفارش کرتے ہیں، مقرر نہیں کرتے ہیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں عرض کر رہا تھا کہ جن ارکان کا تقرر ہوتا ہے، وہ ان کے مشورے سے ہوتا ہے اور ٹریبونل کے ارکان کے چناو میں پتہ بھی نہیں ہوتا - عدالت عالیہ کے ارکان کے چناو میں مشورہ ہوتا ہے -

ملک محمد اختر : وہ ریفر کر رہے ہیں آئین کی دفعہ ۸ کو لیکن یہاں ۱۰ اور ۱۳ پر بات کر رہے ہیں - یہ تھرڈ ریڈنگ ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : تھرڈ ریڈنگ میں پوری بحث ہوتی ہے -

ملک محمد اختر : تھرڈ ریڈنگ میں پوری بحث نہیں ہوتی ہے - یہ ضروری نہیں ہے - منظور کیا جائے یا منظور نہ کیا جائے، آپ رولنگ لے لیجئے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں رولنگ نہیں -

ملک محمد اختر : جناب چیئرمین صاحب رولنگ دیں گے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں سمجھتا ہوں کہ فرسٹ ریڈنگ اور تھرڈ ریڈنگ -

جناب چیئرمین : آپ کہہ سکتے ہیں کہ دھرانے اور تکرار کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں میں تکرار نہیں کر رہا ہوں - جناب چیئرمین ! میں عرض کر رہا تھا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ٹریبیونل کے ارکان کی نئی بات ہے میرے نزدیک - یہ ایک نیا پوائنٹ ہے - ٹریبیونل کے ارکان کو حکومت مقرر کرتی ہے - یہ

سپر کورٹ ہے - عدالت عالیہ کو ویسے بھی چیلنج کیا گیا ہے اور تقرر کے سلسلے میں بھی چیلنج کیا گیا ہے - اس لئے میں یہ نیک نیتی سے کہہ رہا ہوں - نمبر ۲ ضمانت کا جو حق ہے، اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ ڈیفینس آف انڈیا رولز کے تحت انگریزوں نے بھی اس کو ختم نہیں کیا - ڈیفینس آف انڈیا رولز ہند و پاک کی سر زمین پر، سب کانٹینینٹ پر exit کرتے تھے - عدالت عالیہ سے انگریزوں نے بھی ضمانت کے حق کو سلب نہیں کیا یعنی ٹریبیونل ضمانت لے سکتا ہے - ہائی کورٹ نہیں لے سکتی ہے - یہ عدالت عالیہ کے اختیارات کو چیلنج ہے - صدر ایوب مرحوم نے بھی ——— بہر حال جو مر جائے اس کیلئے مسئلہ بھی ہے کہ اس کو مرحوم و مغفور کہنا چاہیئے ——— اس حق کو نہیں لیا وہ بھی عدالت عالیہ کو چیلنج نہ کر سکے - یحیی خان جو کہ آج کل ہارلے اسٹریٹ میں داد عیش دے رہے ہیں، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے ان کو یوزرپر یعنی غاصب کا نام دیا لیکن انہوں نے اس حق کو ہائی کورٹ سے نہیں لیا - ایمرجنسی جو ہے اسی کے نتیجے میں ہے، اسی سے ظہور پزیر ہوتی ہے -

جناب والا ! کل آپ کی خدمت میں قائد اعظم کے ارشاد میں نے عرض کئے تھے اور آج ایمرجنسی کے سلسلے میں تھوڑی سی بات کروں گا - یہ ایک کتاب ہے -

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : 'Awakening the People'

یہ کتاب حکومت نے چھپوائی ہے -

Politics of the People, Part 2

<u>جناب چیئرمین</u> : کل آپ نے یہ پڑھا تھا ؟

<u>مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی</u> : کل میں نے یہ پڑھا تھا :

"Speeches and Statements of Quaid-i-Azam, Mohammad Ali Jinnah."

اور آج میں اس سے پڑھ رہا ہوں :

"Speeches and Statements of Quaid-i-Awam, Mr. Zulfikar Ali Bhutto, Prime Minister of Pakistan."

آج یہ پڑھ رہا ہوں - سرکاری طور پر یہ کتاب چھپی ہے -

<u>جناب چیئرمین</u> : یہ کونسی کتاب ہے ؟

<u>مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی</u> : ”اویکیننگ آف دی پیپل“ اس میں ہمارے محترم وزیر اعظم نے ارشاد فرمایا ہے :

Lift the Emergency Statement in High Court, Lahore, February 7, 1969.

وہ فرماتے ہیں :

"The situation has undergone a profound change since my writ petition was filed in this honourable Court.

[Maulana Shah Ahmed Noorani Siddiqi]

یہ رٹ ہائیکورٹ میں فائل کی تھی اور آنریبل وزیر اعظم نے تحریر فرمایا کہ :

"How the great problem facing us today will be resolved cannot be forecast with precision. The problem cannot even be approached until the Defence of Pakistan Rules, which envelop it as in a cloud, are lifted. The essential prerequisite to whatever might follow is the lifting of the emergency first."

یہ ۱۹۶۹ء میں تاشقند ڈیکلریشن کے بعد جب سب چیزیں ہو چکی تھیں اور ملک کی صورت حال جو تھی وہ آپ کے علم میں ہے، اسوقت آنریبل وزیر اعظم نے ہائیکورٹ میں یہ درخواست کی تھی وہ فرماتے ہیں :

"Nothing can be considered until this elementary precondition is satisfied. All other issues are at a standstill and cannot move forward until this preliminary condition is met. Nothing becomes relevant until the emergency is lifted."

پھر میں آگے آپکی اجازت سے عرض کرتا ہوں - یہ مختصر ہے اسکو پڑھ دیتا ہوں اور ویسے بھی یہ اسٹیٹمنٹ مختصر ہے -

جناب چیئرمین : اب یہ تمام کتاب آپ پڑھیں گے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : تمام کتاب نہیں صرف پانچ لائنیں اور ہیں :

"In the context of the present situation in this struggle for democracy in its present form as a protest against this tyrannical law which stands as a wall between the people and their freedom...".

یہ آنریبل وزیر اعظم کے الفاظ اس ڈیفینس آف پاکستان رولز کے متعلق ہیں جو ایوب خان کے زمانے میں تھا اور اب اسکو سخت سے سخت تر کر دیا گیا ہے :

"I hereby withdraw my writ petition and declare that if within one week from today the emergency is not lifted, I will undertake a hunger strike unto death. In giving the Government a week's time, I am providing it with a reasonable opportunity to dispassionately conclude that it is in the national interest to lift the emergency. This is not a personal demand. It is made in good faith with the purest motive."

یہ آنریبل وزیر اعظم آف پاکستان کے ارشادات ہیں جو انہوں نے ایمرجنسی اور ڈیفینس آف پاکستان کے سلسلے میں فرمائے تھے -

جناب چیئرمین : یہ کس تاریخ کے ہیں ؟ صرف تاریخ بتائیے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جی میں عرض کرتا ھوں ابھی عرض کرتا ھوں لاھور ۷ فروری، ۱۹۶۹ء -

جناب چیئرمین : ۷ فروری، ۱۹۶۹ء -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جس زمانے میں آنریبل پرائم منسٹر صاحب ۰۰۰

جناب چیئرمین : اسوقت صدر کون تھا ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اس زمانے میں پریزیڈنٹ ایوب خان تھے - ایوب خان مرحوم اس زمانے میں صدر تھے - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایمرجنسی کسی بھی ملک میں اس صورت میں نافذ کی جاتی ھے جب کہ واقعی بنیادی طور پر خطرات موجود ھوں - اب چونکہ وقت بہت زیادہ ھے ۰۰۰۰۰۰۰۰

جناب چیئرمین : وقت تو زیادہ ھے لیکن ایمرجنسی کہاں سے زیر بحث آگئی ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : حضور والا ! یہ ایمرجنسی کے نتیجے میں تو یہ سب کچھ ھو رھا ھے -

جناب چیئرمین : بول تو آپ بل پر رھے ھیں اور ایمرجنسی کیسے زیر بحث آگئی ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : بل اور ایمرجنسی دونوں لازم و ملزوم ھیں -

جناب چیئرمین : آپ کی طرف سے کوئی بل پیش ھوا ھے :

That emergency should be abolished?

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ایمرجنسی ابالش کرنے کی جو مطلوبہ تعداد ھے وہ پوری ھونی ۔۔۔۔

جناب چیئرمین : ایمرجنسی کیسے زیر بحث ھے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ایمرجنسی اس قانون کے نتیجے میں زیر بحث ھے -

جناب چیئرمین : اس وقت زیر بحث ڈیفینس آف پاکستان امنڈمنٹ ایکٹ ھے اس سے ایمرجنسی کا کیا تعلق ھے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : حضور والا ! یہ اس کے اندر ہے -

It says : "And whereas the Proclamation of Emergency referred to in Article 280 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan is in force."

جناب چیئرمین : مولانا صاحب آپ اس بل پر بحث کر سکتے ہیں

"That the Bill further to amend the Defence of Pakistan Ordinance."

اب پاکستان کا لفظ آ گیا ہے تو آپ تمام پاکستان کی ہسٹری بیان کرنے لگ جائیں، کیوں ؟ اسلئے کہ پاکستان کا لفظ یہاں لکھا ہوا ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ایمرجنسی کے نتیجے میں خود بیان کر رہے ہیں -

جناب چیئرمین : میں آپکو لمبی ڈھیل دیتا ہوں لیکن یہ تو نہیں ہے کہ آپ بالکل ڈھیل سے نکل جائیں اور بے قابو ہو جائیں - صرف ایمرجنسی کا لفظ کہیں لکھا ہوا ہے اس لئے ایمرجنسی پر بحث شروع کر دیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں عرض کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : دیکھئے اس اسٹیج پر تھرڈ ریڈنگ پر یہ ہوتا ہے کہ ڈیفینس آف پاکستان پر کافی بحث و مباحثہ ہو چکا ہے امنڈمنٹس اور پریلیمنری غور سب کچھ ہو چکا ہے اور یہ پاس چکا ہے اب جبتک آپ ریلیونٹ تھے تو یہ کہا کہ یہ پاس نہیں ہونا چاھیئے - اب یہ کہتے ہیں کہ ایمرجنسی، ایمرجنسی، ایمرجنسی کی بابت انکی یہ رائے ہے یا وہ رائے ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ڈیفینس آف پاکستان کا مطلب جو ہے اس سے خود واضح ہوتا ہے جس طرح اس بل کے اندر ابتداً ایمرجنسی کا تذکرہ کیا گیا ہے بل جو خود یہاں پیش ہوا ہے جس کے نتیجے میں ڈیفینس آف پاکستان لگایا گیا ہے ڈیفینس آف پاکستان رولز کا مطلب سیفٹی آف پاکستان ہے -

جناب چیئرمین : وہ میں نے کہا تھا کہ بل میں ایک لفظ پاکستان کا آ گیا تو پاکستان کیسے وجود میں آیا آپ اس پر تقریر کرنا شروع کر دیں گے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں پاکستان میں ایمرجنسی بھی ہے اور ڈیفینس آف پاکستان بھی ہے اور ڈیفینس آف پاکستان کا مطلب دفاع پاکستان ہے - تو دفاع کے متعلق میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آنریبل وزیر اعظم نے متعدد بار ارشاد فرمایا ہے اور ابھی حال ہی میں انہوں نے ایک بیان دیا ہے - وقت چونکہ کم ہے ورنہ میں آپکو وہ بیان نکال کر

دکھاتا لیکن پھر بات لمبی ہو جائے گی - انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ پاکستان کا دفاع اتنا مضبوط ہو گیا ہے جتنا ۲۹ سال پہلے کبھی نہیں ہوا تھا اور ملک مضبوط سے مضبوط تر ہو گیا ہے تو پھر ڈیفینس آف پاکستان رولز کی کیا ضرورت ہے ؟ جب ملک مضبوط سے مضبوط تر ہو گیا ہے اور جس کے نتیجے میں ڈیفینس آف پاکستان رولز معرض وجود میں آیا اور اس ایمرجنسی کی کیا ضرورت ہے ؟ ، میرا مختصر مقصد تھا جو میں نے آپکی اجازت سے عرض کیا -

جناب چیئرمین : قاضی صاحب پر تول رہے ہیں - اچھا اٹھیئے فرمائیے آپ بھی پانچ منٹ میں کہہ لیں جو کچھ کہنا ہے لیکن بہت لمبا نہ کہیئے -

قاضی فیض الحق : جناب والا ! میرے دوستوں نے قانونی موشگافیوں پر کافی روشنی ڈالی ہے میں کوئی قانون داں تو نہیں ہوں لیکن -

(وقفہ)

قاضی فیض الحق : جناب شہزاد گل صاحب نے ....

جناب چیئرمین : نہیں وہ فقرہ پورا کیجئے کہ میں قانون داں تو نہیں لیکن -

قاضی فیض الحق : لیکن قانون دانوں میں کھڑا ہوا ہوں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : قاضی ہیں -

قاضی فیض الحق : جی قاضی ہوں اور قانون کے آس پاس سے گزرتا رہتا ہوں - جناب شہزاد گل صاحب نے ایک نکتہ اٹھایا تھا کہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ میں سمگلروں اور دوسری سماجی برائیوں میں ملوث افراد کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے - میں عرض کروں گا کہ ہمارے ہاں بھی اس قسم کے عناصر موجود ہیں جو ملک کو توڑنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور ملک میں غداریاں ہو رہی ہیں ...

جناب شہزاد گل : جام صاحب جیسے ...

جناب چیئرمین : نہیں وہ آپ کو نہیں کہہ رہے ہیں -

جناب شہزاد گل : جام صاحب جیسے جن کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا ہے -

قاضی فیض الحق : نہیں میں دوسرا عرض کر رہا ہوں آپ کے اس جواب میں کہ ڈیفنس آف پاکستان کس طرح لاگو ہو رہا ہے اور انڈیا میں یہ ہو رہا ہے، میں کہتا ہوں کہ اس آرڈینس کے ذریعے ہائیکورٹ کے سامنے ضمانت کا حق دے کر اس کو آسان ترین بنایا جا رہا

[Qazi Faizul Haque]

ہے کہ اسپیشل ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف اپیل ہو سکے گی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ڈیفنس آف پاکستان رولز اس سے سخت بنانا چاہیئے تاکہ ملک کے خلاف جو عناصر کام کر رہے ہیں اور اس ملک میں ۳۰ سال گزرنے کے بعد بھی ذہنی طور پر انہوں نے یہ تسلیم نہیں کیا ہے کہ یہ ملک بن چکا ہے اور اس نے ترقی کرنی ہے اور اسلام کا قلعہ اس ملک نے بننا ہے جس کا خواب قائد اعظم نے دیکھا اور ہمارے معماروں نے دیکھا تھا - اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ اسے سخت تر کرنے کے لئے یہ اقدام کیا جا رہا ہے - جناب والا ! جرمنی میں جب نازی پارٹی بنی تو انہوں نے کہا کہ جرمن قوم ایک بڑی قوم ہے اور عظمت والی قوم ہے اس لئے یہ اس نازی پارٹی میں شامل ہو جائے - تو اس پارٹی میں جس وقت بعض لوگ شامل نہ ہوئے تو ہٹلر نے کہا —— جناب والا ! میں نے یہ یہیں سے پڑھا تھا —— تو ہٹلر نے کہا :

Now we have to make them Germans.

کیونکہ ان کا دعوے یہ تھا کہ نازی پارٹی واقعی جرمنی کی عظمت کے لئے کام کر رہی ہے - تو میرا یہ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ :

Now we have to make them Pakistanis after 30 years.

اب اس طرح کے قانون بننے پر بھی حزب اختلاف والے شور مچا رہے ہیں - یہ تو ایسے ہے جیسے مرغی انڈہ دینے کے لئے لے آو اور اسے کسی آرام کی جگہ پر بٹھا دو تو وہ مرغی اس پر بھی شور مچائے گی -

جناب چیئرمین : یہ مرغی اور انڈے والی بات میں نہیں سمجھا -

قاضی فیض الحق : جناب والا ! میں نے عرض کیا ہے کہ مرغی کو پکڑ کر کسی آرام کی جگہ پر انڈہ دینے کے لئے بٹھایا جائے تو وہ تب بھی شور مچائے گی -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! ان کا مطلب یہ ہے کہ ایمرجنسی مرغی ہے اور ڈیفنس آف پاکستان رولز اس کے انڈے ہیں -

قاضی فیض الحق : جناب والا ! میرا مقصد یہ ہے کہ اگر مرغی کو آرام سے پکڑ کر انڈہ دینے کے لئے بٹھاو تب بھی وہ کاکا جیسا شور کرے گی - اگر اس کو ذبح کرنے کے لئے لایا جائے تب بھی وہ شور مچائے گی - اس لئے یہ مرغی والا شور نہ مچائیں کیونکہ قانون کو انصاف کے تقاضوں کے مطابق بنایا جا رہا ہے - ان الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی پر زور حمایت کرتا ہوں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! ان کا مطلب یہ ہے کہ مرغ کا سا شور ہو مرغی کا سا شور نہ ہو -

جناب چیئرمین : میں یہ نہیں سمجھا - آپ کا مطلب ہے کہ اگر مرغ یا مرغی کو خیر کے لئے پکڑا جائے تب بھی شور کرتے ہیں اور اگر ذبح کے لئے پکڑا جائے تب بھی شور مچاتے ہیں -

قاضی فیض الحق : جناب والا ! خیر کے لئے پکڑو تب بھی شور اور شر کے لئے پکڑو تب بھی شور -

جناب والا ! یہ قانون عوام کے مفاد کے لئے بنایا جا رہا ہے اور اس پر بھی یہ شور کر رہے ہیں - ان کو نظر آ رہا ہے کہ ہم کو ذبح کر رہے ہیں -

جناب چیئرمین : مولانا صاحب انڈے پر بیٹھ رہے ہیں -

جناب شہزاد گل : جناب والا ! قاضی فیض الحق صاحب نے حوالہ دیا ہے کہ میں نے کہا کہ DPR کے تحت اسمگلروں اور چوروں کو سزا دینی چاہیئے - ڈیفنس آف پاکستان رولز سیاسی لوگوں کے خلاف استعمال نہیں ہونا چاہیئے - انہوں نے میری بات سے انڈے اور مرغی کا قصہ شروع کر دیا -

جناب چیئرمین : وہ تو بات سے بات نکلتی ہے -

[******************]

Mr. Chairman : Well, this will not form part of the proceedings. This would not be published. These remarks are absolutely irrelevant.

[**********]

These remarks would not form part of the proceedings. Mr. Shahzad Gul, you see, it is un-Shahzad Gul like.

اب آپ خواہ مخواہ اس بات کی تاک میں ہیں کہ بلوچستان کا کوئی ذکر ہو جائے - وہاں کے منسٹرز یا ایڈوائزر اور ان کی ڈسمسل کا ڈیفینس آف پاکستان رولز کے ساتھ کیا تعلق ہے ؟

قاضی فیض الحق : جناب والا ! انہوں نے کہا سمگلروں کے خلاف اور میں نے کہا سمگلروں کے خلاف نہیں -

[—*****] Expunged as orderd by the chairman.

جناب شہزاد گل : جناب ! انہوں نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ایسے لوگوں کو جنہوں نے پاکستان کو تسلیم نہیں کیا ان کو پاکستانی بنا رہے ہیں - ان کا یہ کہنا تھا کہ ہم ان کو پاکستانی بنا رہے ہیں -

Mr. Chairman: Will you kindly listen to me? I said it is un-Shahzad Gul like.

ان شہزاد گل لائک کا مطلب یہ ہے کہ شہزاد گل کبھی ایسی باتیں نہیں کرتا یعنی شہزاد گل ایسی باتیں نہیں کرتا رہا - آپ خواہ مخواہ اس وقت ان کی harmless اور innocent بات کو طول دے رہے ہیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! شہزاد گل صاحب مرغی کی ٹانگ پکڑ رہے تھے -

جناب چیئرمین : پکڑتا تو خیر ہے - وہ کھینچ رہے ہیں یہ نہیں ہونا چاہیئے -

All right.

جناب شہزاد گل : جناب والا ! میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : وہ تو خیر understood ہے -

Now, I will put the question.

The question before the House is :

> "That the Bill further to amend the Defence of Pakistan Ordinance, 1971 [The Defence of Pakistan (Third Amendment) Bill, 1976], be passed."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

(*Interruption*)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! میں اس کے خلاف واک آوٹ کرتا ہوں -

ملک محمد اختر : مولانا صاحب ابھی تشریف رکھیں واک آوٹ ہو گیا ہے -

(اس مرحلے پر مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی ہاوس سے واک آوٹ کر گئے)

جناب چیئرمین : مولانا صاحب کہتے ہیں کہ یہ شاید بڑا گناہ ہوا ہے اور میں نکل جاوں تو یہ گناہ میرے پلے نہیں پڑے گا - وہ گناہ آلودہ ہوگئے ہیں اور اس سے نہیں بچ سکے

اور واک آوٹ کر کے چلے گئے ھیں - مگر وہ جاتے ھوئے مائیک پھینک گئے ھیں - شہزاد گل یہ کیوں ؟

جناب احسان الحق : جناب والا ! مائیک تو ویسے گر گیا - میرے خیال میں ان کا کپڑا لگنے سے مائیک گر گیا ھے -

جناب چیئرمین : وہ ایسا کرتہ پہنتے ھیں کہ جس سے میری اور ملک محمد اختر صاحب کی چار قمیضیں بن جائیں گی - یہ ھمارا گناہ تو نہیں ھے - اگر مائیک گر گیا تھا تو انہیں رکھنا چاھیئے تھا - اگر وہ کپڑوں سے گر جاتا ھے تو وہ ہاتھوں سے رکھ بھی سکتے تھے -

Well, I announce my decision. The Bill stands passed.

Now, what about next sitting tomorrow ?

ملک محمد اختر : جناب والا ! ہاوس سے پوچھ لیا جائے -

Mr. Chairman : Not in the evening.

تو پھر آٹھ بجے صبح رکھ لیں ؟

ملک محمد اختر : نہیں جناب ! صبح دس بجے ٹھیک رھے گا -

جناب چیئرمین : ساڑھے نو بجے سیشن کیوں نہ ھو ؟

ملک محمد اختر : جناب والا ! ادھر سے بل پاس کروا کے اور پھر چھپوا کے لائے ھیں - اس لئے کل صبح دس بجے کا وقت ٹھیک رھے گا -

Mr. Chairman : All right. The House stands adjourned to meet tomorrow at 10.00 a.m.

[The House then adjourned to meet at ten of the clock in the morning on ~~Thursday~~ Friday, *August* 27, 1976.]

PCPPK—L/2609/76/Senate—21-5-77—250.